آنکھیں اب رشکِ طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
"نورِ سنت" ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

﴿ پاسبانِ مسلکِ اہل السنۃ والجماعۃ ﴾

عید مبارک

دو ماہی

مجلہ نورِ سنت کراچی

جلد ۲ | کتابی سلسلہ | شمارہ ۱۰

شامی عوام پر ظلم کی رضاخانی حمایت!

پینٹ کا پجاری کون؟

عقیدۂ توحید و سنت کورسز: اسفار کی روئیداد

مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ بریلوی اکابرین کی نظر میں

بشریت و نورانیت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام

مدیر

علامہ محمد معاویہ قادری دامت برکاتہم

جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

خوشخبری　خوشخبری

نور سنت کا شمارہ

11

انشاء اللہ تعالیٰ

نام نہاد

ترجمہ کنز الایمان نمبر

ہوگا

جس میں آپ پڑھ سکیں گے............!

۱۔ ترجمہ کنز الایمان کی علمی حیثیت

۲۔ ترجمہ کنز الایمان خود اپنوں کی نظر میں

۳۔ ترجمہ کنز الایمان میں موجود گستاخیاں

۴۔ اس ترجمہ کا پس منظر

۵۔ یہ ترجمہ کن نادیدہ قوتوں کے اشارے پر لکھا گیا۔

اس کے علاوہ اور بہت سے علمی، تحقیقی مضامین............!

اپنی کاپی آج ہی بک کروائیں قارئین اور ایجنٹ حضرات جلد رابطہ فرمالیں

نوٹ: اگر آپ اپنا کوئی تحقیقی مضمون اس موضوع سے متعلق دینا چاہیں
تو رابطہ کریں: 0312-5860955
یا پھر ای میل کریں
KalaHazrat@gmail.com

من جانب: ادارہ نور سنت

دو ماہی

مجلّہ نورِ سنّت کراچی

پاسبان مسلکِ اہل السنۃ والجماعۃ

شمارہ 10

قیمت فی شمارہ عمومی: -/30

سالانہ زرِ تعاون -/200

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:

www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:

Youtube/rahesunnat

نوٹ: سالانہ ممبر شپ لینے والے جن حضرات کی مدت ختم ہو چکی ہے وہ جلد از جلد رابطہ فرمائیں، بصورت دیگر ادارہ رسالہ بھیجنے سے معذرت خواہ ہوگا۔

بیاد

فاتح بریلویت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

بدعا

امام اہل سنت

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بطرز

قاری عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ مستقل لگوانے کے لیے رابطہ کریں

0312-5860955

تاریخ اشاعت: اگست 2013ء

ناشر انجمن دعوۃ اهل السنۃ والجماعۃ

ادارے کا ہر مضمون نگار کی رائے سے بالکلیہ اتفاق ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

شامی عوام پر ظلم کی رضا خانی حمایت! 5
مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب حفظ اللہ

پیٹ کا پجاری کون؟ 18
علامہ سفیان معاویہ جھنگوی

عقیدہ توحید وسنت کورسز: اسفار کی روئیداد 24
ساجد خان نقشبندی

مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بریلوی اکابرین کی نظر میں 30
محقق اہلسنت حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

بشریت ونورانیت انبیاء علیہم الصلوۃ السلام 46
شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اداریہ

ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں اور خبریں آرہی ہیں کہ شام کے شہر دمشق ،حمص اور دیگر علاقوں میں ملعون بشار اور اس کی رافضی فوج مسلمان عوام پر بمباری کررہی ہے ،راہ چلتے مسلمانوں کو صرف ابوبکر ،عمر ،عثمان اور سنیوں والے نام ہونے کی وجہ سے قتل کیا جارہا ہے۔ بچے ،عورتوں اور بوڑھوں تک کو سرعام ذبح کیا جارہا ہے۔ حال ہی میں رافضیوں نے مسجد حضرت خالد بن ولیدؓ اوران کی قبر پر بمباری کرکے اسے مسمار کردیا ،اسی طرح مسجد امیر حمزہؓ پر بمباری کی گئی نیٹ پر آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ اس مسجد میں قرآن کی تعلیم حاصل کرنے والے معصوم بچوں کے بدن کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں۔ مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر زندہ درگور کیا جارہا ہے۔

جس مسلمان میں دل ہے اور اس میں غیرت ہے وہ ان دل دہلادینے والے مناظر کے دیکھنے کی تاب نہیں رکھ سکتا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ دوسری طرف امریکی اور حجاج کرام سے ناجائز حاصل کیئے گئے پیسوں اور ڈالروں پر پلنے والے رضاخانی بریلوی شام کے مظلوم مسلمانوں کی مخالفت کرکے امریکی نمک حلالی اور نافہم لوگوں سے حاصل کیئے گئے نذرانوں کی نمک حرامی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

حال ہی میں گوجرانوالہ سے شائع ہونے والے رضاخانی رسالے نام نہاد رضائے مصطفیٰ نے اپنے کالم میں شام کے مسلمانوں کی مخالفت کرکے جس طرح رضائے شیطان ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے قابل افسوس ہے۔ الحمدللہ کہ ہمیشہ کی طرح عزیزم مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب (حفظہ اللہ) نے اس بار بھی بریلویوں کو ان کی شرانگیزی کا نقد اور منہ توڑ جواب بروقت دے دیا ہے۔

کل گزشتہ انگریز کا ساتھ دینے والے آج کافروں کی تائید کررہے ہیں۔ مسلمانو! بچو ان سے کیونکہ یہی لوگ کل دجال کا ساتھ اسی لئے دیں گے کہ امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں سنی (بقول ان کے وہابی) ہونگے۔

بحمداللہ! شمارہ ۱۰ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ امید ہے کہ اس کے مضامین آپ کو پسند

آئیں گے اور اپنی بہترین آراء سے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں گے۔نور سنت مخالفین کی سازشوں کے تارعنکبوت توڑتے ہوئے احیاء توحید و سنت اور امحاء شرک و بدعت میں مصروف ہے۔الحمدللہ شمارہ ۸ مناظرہ جھنگ نمبر نے بدعتیوں کی راہ میں سد سکندری کا کام دیا ہے۔اور ہم نے وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ ہمارا اگلا قدم اب ترجمہ کنزالایمان نمبر ہوگا۔ہمارے اس اعلان نے رضاخانیوں کی پریشانی میں مزید اضافہ کردیا اور وہ طرح طرح کے پروپگینڈے کرنے لگے کہ انہوں نے کہا تھا کہ مناظرہ جھنگ نمبر کے بعد اگلا قدم کنزالایمان نمبر ہوگا لیکن شمارہ ۹ آگیا اور ترجمہ کنزالایمان نمبر نہیں آیا۔ان عقل کے دشمنوں کو اگلے قدم اور اگلے شمارے میں فرق معلوم نہیں ہوسکا۔لیکن کیا کریں عقل کے دشمن جو ہوئے۔

''مناظرہ جھنگ نمبر'' جیسے لاجواب شمارے کا جواب کونسا تم نے دے دیا جواب تمہیں ''ترجمہ کنزالایمان نمبر'' کی اشاعت کا انتظار پڑ گیا؟۔بلکہ مناظرہ جھنگ نمبر جب شائع ہوا تو اس نے ایسے گہرے زخم لگائے کہ بدعتیوں کا مناظر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے رسالے کی اشاعت سے صرف تین ماہ بعد ہی دنیا فانی سے کوچ کرگیا۔اگر ہم کچھ عرصہ پہلے اسے شائع کردیتے تو شائد صفحہ ہستی پر سے یہ برائی اور ناپاکی کچھ پہلے ہی مٹ جاتی اور خس کم جہاں پاک ہوجاتا۔

چلو اگر بعض وجوہات کی بنیاد پر وہ ترجمہ کنزالایمان نمبر کی تاخیر کو ٹال مٹول سمجھ رہے تھے تو لیجئے ہم اعلان کررہے ہیں کہ دیر آید درست آید کے بمصداق

انشاء اللہ نور سنت کا اگلا شمارہ یعنی شمارہ ۱۱ کنزالایمان نمبر ہوگا۔(شائد اب رضاخانیوں کی گیارہویں بھی اس گیارہ کے ہندسے سے ثابت ہوجائے)

بدعتیو!زبانی جمع خرچ کے بجائے اپنے قرضے چکاؤ۔یا پھر حق کو تسلیم کرلو۔گالیاں دے کر اور دشنام طرازی سے اپنا باطل مذہب ثابت کرنے کے بجائے میدان تحقیق میں آؤ اور اگر جواب کی ہمت نہیں ہے تو سر تسلیم خم کرکے اپنی آخرت سنوار لو۔

و ان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس و الحجارة

داعبدالرحمن وینا بہ حلہ درتہ یادشی

چہ دا یو دیوال تہ مخ او بل تہ شا شی

شامی عوام پر ظلم کی رضا خانی حمایت!

مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب حفظ اللہ

قارئین کرام! اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ.

ترجمہ: واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال اس بات کے بدلے خرید لئے ہیں کہ جنت انہی کی ہے، وہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں یہ ایک سچا وعدہ ہے جس کی ذمہ داری اللہ نے تورات اور انجیل میں بھی لی ہے اور قرآن میں بھی اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہو؟ لہٰذا اپنے اس سودے پر خوشی مناؤ جو تم نے اللہ سے کرلیا ہے اور یہی بڑی زبردست کامیابی ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن۔ از شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں جگہ جگہ اللہ نے جہاد کے فضائل بیان کئے ہیں جو ان کی تفاسیر پر علمائے اہل السنۃ والجماعۃ نے مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ :الجھاد ماض الی یوم القیامۃ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ مسلمانوں نے قرآن اور صاحب قرآن کی ان روشن تعلیمات وفرمودات پر ہمیشہ عمل کرتے ہوئے جہاد کے میدانوں کو آباد کیا۔ اور دشمنوں کو ناکوں چنے چبوا کر اسلام کیلئے اپنی محبت، خلوص، شجاعت و بہادری کے انمول نقوش تاریخ کے اوراق پر رقم کردئے۔ مگر افسوس کہ وقت کے میر جعفروں اور میر صادقوں نے ان سرفروشوں کو آستین کا سانپ بن کر ڈسنے کی کوشش کی۔ اپنے اکابر کی راہ پر چلتے ہوئے جب امیر المومنین سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے جانثار رفقاء نے انگریز کے پنجہ استبداد سے ہندوستان کی عظیم اسلامی سلطنت کو آزاد کرانے کیلئے میدان جہاد میں نعرہ تکبیر بلند کیا تو ایسٹ انڈیا کمپنی کے فرمانبرداروں نے انہیں بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، جب اس سے بھی کام نہ بنا تو انگریز نے مرزا قادیانی اور آل قارون احمد رضا خان بریلوی کی صورت میں باقاعدہ جماعتی اور مذہبی رنگ

دیکر اس میدان کو خالی کرانا چاہا۔ بڑے بھائی نے جہاد کے حرام ہونے کا فتوی دیا تو چھوٹے بھائی نے انگریز کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا مگر اس سب کے باجود سید بادشاہ کے قافلے نے انگریز کا وہ حشر کیا کہ ایک انگریز ڈبلیوڈبلیو ہنٹر کو اپنی حکومت کو یہ لکھنا پڑا کہ جب تک سید صاحب کے نظریات کے حامل ان سرحدی لوگوں کو خاتمہ نہیں کیا جاتا انگریز ہندوستان پر کبھی بھی اپنا مکمل کنٹرول حاصل نہیں کرسکتا (کتاب: ہمارے ہندوستانی مسلمان) مگر بے حیائی کی انتہاء دیکھیں کہ رضا خان ساری زندگی بریلی کے ایک حجرے میں بیٹھا رہا خود تو کبھی مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے میدان عمل میں ایک پتھر کھانے کی توفیق نہ ہوئی مگر اسلام کے ان سرفروشوں کو جنہوں نے اپنا گھر، بال بچہ، گھر کا چین و آرام اللہ کے دین پر قربان کردیا جن کے جسم اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے چھلنی ہو گئے تھے انگریز کا ایجنٹ، گستاخ اور اسلام کا دشمن بولتے ہوئے ذرا حیاء نہ آتی تف ہے ایسی مجددیت پر۔

یہی حال اس کی دین فروش ذریت کا ہے جو خود تو آستانوں اور درگاہوں کے حلوے و نیازیں کھا کر سارا دن ساری رات قبروں پر پڑے عیاشیاں کررہے ہوتے ہیں مگر دنیا بھر میں کافروں کے خلاف برسرپیکار دین کے مجاہدان کے ہاں کافروں کے ایجنٹ اور وہابی تکفیری ہیں۔ ہمیں سمجھاؤ خدارا! یہ کیسی ایجنٹی ہے کہ رقم لیکر خود کو موت کے میدان میں دھکیل دیا جاتا ہے؟ اگر ان مجاہدین نے امریکا سے پیسے لینے ہوتے تو پیسے لیکر فضل کریم کی طرح فیصل آباد میں عیاشی کرتے یا جہاد کے میدانوں میں تکالیف اٹھاتے؟ ہمیں آخر یہ منطق سمجھاؤ کہ ایک شخص دین بیچ رہا ہے پیسے لے رہا ہے گھر بنانے کیلئے دنیا میں عیاشی کیلئے مگر وہ یہ پیسے لیکر درگاہیں بنا کر عیاشی کرنے کے بجائے انہی کافروں کے خلاف میدان میں جا کر ان کو مارتا ہے اور مرجاتا ہے؟ آخر یہ کیا ڈرامہ بازی ہے؟

قارئین کرام! قریباً عرصہ دو سال قبل جب شام میں نصیری رافضی بشار الاسد کے ظالمانہ و کافرانہ حکومت کے خلاف وہاں کی عوام نے علم بغاوت بلند کیا اور اسلامی حکوت کے قیام کا اعلان کردیا تو کافروں اور ان کے ایجنٹوں کی نیندیں حرام ہوگئیں اب جب کہ یہ تحریک کامیابی کی سرحدوں کے قریب پہنچ گئی تو اچانک مولوی ابو داؤد رضاخانی کے شرانگیز رسالے "رضائے شیطان" (ہاں ہاں جس رسالے میں شرک و بدعت کی تعلیم دی جائے علماء اہلسنت پر بکواس کی جائے، مجاہدین اسلام کے خلاف شرانگیز مضامین چھاپے جائیں وہ رضائے شیطان تو ہوسکتا ہے رضائے مصطفیٰ ﷺ نہیں) کے باسی کڑے میں ابال آیا اور جون ۲۰۱۳ کے شمارے کے پہلے صفحے پر

بریلی کے ایک انگریزی نمک حلال مولوی کے اندر کی سیاہی کو قلم کی سیاہی بنا کر رضائے شیطان کے صفحات اپنے دل کی طرح کالے کرنا شروع کر دیئے۔ جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے ۔رافضی مضمون نگار نے عنوان دیا: مسلم حکمران ولیڈران اور باغیرت عوام کیلئے ۔۔حالانکہ اس کا عنوان یہ ہونا چاہئے تھا کہ:

ضمیر فروش سجادہ نشینوں اور بے غیرت بریلوی عوام وقائدین کیلئے

عنوان میں مسلم حکمران کا لفظ بھی عجیب ہے اس لئے کہ آج سعودی عرب کے حکمران تو تمہارے نزدیک وہابی نجدی کافر ہیں اور سارا عرب اور مسلم حکمران ان کو خادمین حرمین شریفین اور مسلمان مانتی ہے اور تمہارے فتوے سے یہ سب بھی کافر تو جب تمہارے فتووں کی رو سے دنیا میں سرے سے کوئی مسلمان ہے ہی نہیں تو مسلم حکمران کا کیا مطلب؟ پھر بے شرمی، ڈھیٹ پن اور ابن الوقتی دیکھئے کہ مضمون نگار لکھتا ہے کہ:

''خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے۔۔۔۔

کوئی اس سے پوچھے کہ یہ خلافت عثمانیہ کیا ہوتا ہے؟ تیرا گرو رضا خان تو ''دوام العیش'' لکھ کر یہ چیختا کہ ترکوں کی خلافت خلافت نہیں اس خلافت کی حمایت میں چلنے والی تحریکِ خلافت کی ساری زندگی مخالفت کرتا رہا اور تو آج اس کو خلافت عثمانیہ کہتا ہے کچھ تو ابا جان کے نمک کا حق ادا کر۔ آگے یہ لکھتا ہے کہ:

> ''اب یہی کام بڑے پیمانے پر خلیج وعرب میں امریکا واسرائیل کی حمایت سے ہو رہا ہے جہاں ایک تکفیری فرقہ وجود میں آ گیا ہے جو اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتا ہے''

مضمون نگار کو کچھ تو حیاء کرنی چاہئے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اپنے اس سیاہ جھوٹ کا کوئی مستند ثبوت دے۔ دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے اپنے گھر کو تو دیکھتے کہ تمہارے اکابر نے علمائے دیوبند کو کافر کہا، انگریز سے جہاد کو حرام لکھا، آئمہ حرمین کو کافر کہا، علمائے اہلحدیث کو کافر کہا، امام بخاری کو گستاخ کہا، شاہ ولی اللہ کے کفر پر اجماع کا قول نقل کیا، قائداعظم کو کافر کہا علامہ اقبال کو کافر کہا، مسلم لیگ پر کفر کے فتوے لگائے، تحریک بالاکوٹ والوں کو کافر کہا، مولانا عبدالباری پر ۲۰۰ سے زائد کفر کے گولے برسائے، علماء بدایوں کو ۶۰۰ سے زائد وجوہ سے کافر لکھا، ہندوستان میں موجود اپنے سوا ہر ایک جماعت وتنظیم کا نام لے لے کر ان کو کافر کہا حتیٰ کہ اختر رضا خان کہتا ہے کہ اس

وقت دنیا میں صرف بریلوی ہی مسلمان ہیں (کتاب: سنو چپ رہو) العیاذ باللہ تو دوسروں کو تکفیری کا طعنہ دیتے ہوئے ذرا حیاء نہ آئی؟ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ دنیا کہ کسی ایسے مسلک کسی اپنے فرد کا نام بتاؤ جو رضا خان کو نہ مانتا ہو اور پھر بھی تمہارے نزدیک مسلمان ہو؟ ظالم تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تیری ان بے سروپا باتوں کا محاسبہ کرنے والا کوئی نہیں؟ میں زیادہ دور نہیں جاتا اسی رضائے مصطفیٰ کے جون کے شمارے سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

ص ۸ پر لکھا حاجی فضل کریم، حالانکہ آپ کے مذہب میں حج حرام ہے تو حاجی کہاں سے ہوگیا؟ کیا ۱۲ ربیع الاول کو خانہ کعبہ کے ماڈلز کے گرد گھومنے کو حج کے قائم مقام تو نہیں کر دیا؟ اسی صفحہ پر غازی ممتاز حسین لکھا حالانکہ اس نام نہاد غازی کو طاہر القادری اور اس کی جماعت کافر کہتی ہے، ص ۱۵ پر لکھا روح المعانی میں مفسر قرآن علامہ آلوسی حالانکہ اسی مفسر قرآن کو آل قارون خان صاحب آزادی زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے لکھتا ہے، ص ۱۳ پر لکھا کہ بدعقیدہ کا رد مومن کا ایمان ہے اور ان سے میل رکھنے والا بے ایمان، دیوبندی آپ کے نزدیک بدعقیدہ ہیں معاذ اللہ حالانکہ انہیں دیوبندیوں کے ساتھ شاہ نورانی رضا خانی اور صاحبزادہ ابو الخیر اور آپ کے دیگر اکابرین نے مل کر دینی تحریکات چلائیں کہو یہ سب بے ایمان تھے، ص ۲۳ پر غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی لکھا حالانکہ اس بریلوی ریڈی میڈ غزالی کو مولوی غلام مہر علی سمیت دیگر کئی بریلوی علماء نے کافر اور گستاخ لکھا، ص ۲۷ پر علمبردار توحید کے الفاظ ہیں حالانکہ آپ کے ہاں توحید کا لفظ بدعت وہابیوں کی ایجاد اور حضور ﷺ کی گستاخی کیلئے بنایا گیا لفظ ہے معاذ اللہ۔ ص: ۲۵ پر مولانا عبد الستار خان نیازی (رحمۃ اللہ علیہم) لکھا حالانکہ یہ نیازی شیعہ ساجد نقویٰ اور دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھتا تھا (ماہنامہ کنز الایمان۔ ص: اگست ۱۹۹۴) اور رضائے مصطفیٰ کے مدیر ابو داؤد نے اپنی کتاب خطرہ کی گھنٹی میں اسے کفر لکھا۔ صرف ایک شمارے پر تمہارے فتووں کا یہ حال ہے تو پورے لٹریچر کا کیا حال ہوگا؟ اس کی تفصیل کیلئے ''رضا خانیوں کی کفر سازیاں'' اور ''دست و گریبان'' کتابوں کا مطالعہ کریں۔ دوسروں کو تکفیری کہنے والے یہ مت بھولیں کہ ان کے پیشوا رضا خان کے بارے میں عوامی تاثر یہی ہے کہ انہوں نے بریلی میں کفر ساز مشین گن نصب کر رکھی ہے۔ (حوالہ ہمارے ذمہ)۔ پھر بالفرض ان مجاہدین نے اپنے مخالفین کو کافر یا مرتد کہہ دیا ہو تو اس میں اچھنبے والی کیا بات ہے؟ کیونکہ ان سرفروشوں کے مخالفین رافضی نصیری مرتدین ہیں جن کے بارے میں تمہارے آلہ حضرت کا فتویٰ ہے کہ:

"بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ علی العلوم کفار مرتدین ہیں انکے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے انکے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائیگی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو شرعا ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کیلئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتی کے باپ بیٹے ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اصلا کچھ حق نہیں، انکے مرد عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سخت کبیرہ اشد حرام جو انکے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو انکے کیلئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں"۔

(رد الرفضہ: ص ۱۶۔ انجمن حزب الاحناف لاہور)

امید کرتا ہوں کہ خلاف توقع کچھ حیاء آ گئی ہوگی۔ پھر امریکا و اسرائیل کی حمایت سے کیا مراد ہے حالانکہ الجزیرہ ٹی وی نے وائٹ ہاؤس کے ترجمان کا ویڈیو بیان نشر کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ امریکا اور صدر اوباما کبھی شامی باغیوں (بقول ان کے) کی حمایت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اسلامی خلافت کے قیام کے علمبردار ہیں اور اوباما انتظامیہ ایسی کسی تحریک کو کبھی سپورٹ نہیں کرے گی۔ شامی مجاہدین نے اس الزام کے بعد باقاعدہ وہ تصاویر شائع کی ہیں جس میں یہ مجاہدین خود اسلحہ تیار کرر ہے ہیں کہ یہ محض الزام ہے کہ ہمیں اسلحہ امریکا فراہم کرر ہا ہے۔ اگر اس تحریک کی حمایت اسرائیل و امریکا کرر ہا ہے تو ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس فیس بک جس کا لنک تم نے بھی دیا سے شامی مجاہدین کی حمایت میں بننے والے سینکڑوں پیجز کو کیوں ڈیلیٹ کر دیا گیا؟ صرف ایک مثال دیتا ہوں

The City of Ameer mavia

اس سے ہم بھی استفادہ کرتے اور اس کو دس ہزار سے زائد لوگوں نے لائیک کیا مگر دیگر پیجز کی طرح اسے بھی ڈیلیٹ کر دیا اگر یہ سب امریکا و اسرائیل کی حمایت سے ہو رہا ہے تو سوشل میڈیا پر ان کی حمایتیوں کی زبان بندی کیوں کی جا رہی ہے؟ دوسروں پر امریکی ایجنٹی کا الزام لگانے والے یہ کیوں بھول گئے کہ ابوداؤد کے محدث اعظم پاکستان کا جگر گوشہ فضل کریم ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی امریکا کے ۳۶ ہزار ڈالر کھا کر بدہضمی کی وجہ سے مر گیا، تمہیں شرم اس وقت کیوں نہیں آئی اور امریکی حمایت کا خیال اس وقت کیوں نہیں آیا جب ناول نگار ارشد القادری کی بدنام زمانہ کتاب زلزلہ کی داد و تحسین پر امریکا سے ایک خط آیا اور اس ناول نگار نے اسے اپنی کتاب میں اس آب و تاب کے ساتھ شائع کیا گویا امریکا سرکار کا خط نہ ہو کوئی صحیفہ ہو، تمہیں اس وقت شرم کیوں نہ آئی جب افغانستان کے طالبان کو امریکا کی حمایت حاصل تھی اور شاہ نورانی ان طالبان کو اپنے طالبان کہتا اور ان کیلئے چندہ جمع کرنے کی حمایت کرتا، آج تم تحریک طالبان کے مخالف ہو اور اس مخالفت کو امریکا کی مکمل سپورٹ حاصل ہے تو کہو کہ تم بھی امریکی حمایت یافتہ اس کی ٹوڈی جماعت اور اسرائیلی گماشتے ہو۔ فضل حق سے فضل کریم تک انگریزی جوتوں کے تلوے تم ہو اور الزام تراشیاں دوسروں پر؟

اس مضمون نگار کی سیاہ بختی کا اندازہ اس سے لگالیں کہ وہ بشار رافضی جو وہاں لاکھوں سنی مسلمان عورتوں، مردوں، بچوں کا قاتل ہے، جس کی فوجوں نے سنی مسلمانوں کی گردنیں مشینی آروں سے کاٹیں، جو وہاں کے نوجوانوں کو اپنی جوتیاں چٹواتے ہیں ۲۹ جولائی کو اس کے صرف ایک میزائل حملے میں ۵۰ افراد شہید ہوئے جس میں خواتین سمیت ۱۹ بچے بھی شامل ہیں، جس کی فوج وہاں کے سنی مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان کے سامنے بشار کی تصویر رکھ کر کہتی ہے کہ اس کو رب کہو ورنہ کھال اتار دیں گے اس ظالم کو تو پورے مضمون میں صرف ایک دفعہ "ضدی صدر بشار" لکھا اور وہ مجاہدین جنہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر وہاں اسلام کا پرچم بلند کیا، وہاں کی عورتوں مردوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کر رہے ہیں، وہاں کے سینکڑوں بھوکوں کو کھانا کھلا رہے ہیں صرف ایک واقعہ سناتا ہوں جب بشار کی فوج ایک گاڑی میں موجود دو بچوں پر گولیاں برسا رہی تھی تو خالد بن ولیدؓ کے ان عظیم سپوتوں نے اپنی جان پر کھیل کر گولیوں کی بوچھاڑ میں ان بچوں کو زندہ بچالیا اور جیسے ہی ایک طرف کیا تو اچانک خود رافضی ٹینک کے گولے کا نشانہ بن کر جنت کی طرف راہ سدھار گئے، ان تمام باتوں کے ویڈیو ثبوت آپ کو اپنے اسی محبوب فیس بک پر مل جائیں گے ایسے عظیم سرفروشوں کیلئے اس بدبخت نے جو الفاظ استعمال کئے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

شامی باغیوں، جہادی گروپ کا بد بختانہ فرمان، بد بخت مولوی، ملعون، بد بخت مجرم، ایسا مولوی شیطان، مومن مسلمان بھی نہیں، باغی تنظیم فری سیرین، ایسی دہشت گرد تنظیم، شامی باغیوں، باغی دہشت گرد ہیں، باغی تنظیم فری سیرین آرمی دہشت گرد تنظیموں۔

اس بد بخت کو ان مجاہدین سے یہ بغض اس لئے ہے کہ وہاں ہر گولی ہر کامیابی پر تکبیر اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا ہے جو اس کے شرکیہ مذہب میں سب سے بڑا جرم ہے، اس کو ان مجاہدین سے یہ بغض اس لئے کہ یہ مجاہدین ان اسدی مرتد فوجوں سے جو بشار کو اپنا رب مانتی ہے گرفتار ہونے پر اللہ اکبر کے نعرے لگواتے ہیں، اسے یہ بغض اس لئے کہ جب یہ مجاہدین زخمی ہو کر ہسپتال آتے ہیں تو بازو کٹا ہوا ہے مگر اس وقت بھی سورہ مریم کی تلاوت جاری ہے، بشار کی فوج زندہ ان مجاہدین کو آگ لگا رہی ہے ان کو زندہ دفن کر رہی ہے مگر اس وقت بھی اللہ کے ان سپاہیوں کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہے کہ یا اللہ میرا اور کوئی قصور نہیں سوائے اس کہ میں تجھے اپنا رب اور محمد ﷺ کو اپنا نبی مانتا ہوں یا اللہ سب بڑائیاں اور عظمتیں تیرے لئے ہیں، ان رضا خانیوں کو اس لئے ہیضہ لگ گیا ہے کہ اس وقت یہ خدا کو کیوں یاد کر رہے ہیں اس وقت تو گیارہویں والی سرکار یاد آنی چاہئے، اور بشار سے اس رافضی کو یہ محبت اس لئے کہ وہ ان کا رافضی بڑا بھائی ہے، جس کی فوجوں کا نعرہ ربنا بشار ہے۔ مجاہدین کی مخالفت میں یہ ضمیر فروش مولوی اس قدر بد حواس ہو چکا ہے کہ رافضیوں کو مسلمان لکھتے ہوئے بھی حیاء نہ آئی اور لکھتا ہے کہ:

''حکومت کے حامی مسلمان''۔۔۔

حالانکہ اس بشار کی رافضی حکومت اور رافضی حزب اللہ کا حامی بھی خود احمد رضا خان کے فتوے سے کافر و مرتد ہے۔ رضا خانیوں کی ضمیر فروشی کا اندازہ اس سے لگالیں کہ لبنان میں بیٹھی ہوئی حسن نصر اللہ کی حزب اللات تو اپنے ہم مسلک بشار کی حمایت کیلئے شام میں لڑنے پہنچ گئی مگر یہ سنی کہلوانے کے باوجود ان مجاہدین کو بدنام کر رہے ہیں۔ بد بختو! اگر ان کی حمایت نہیں کر سکتے تو کم سے کم منہ تو بند رکھ سکتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون نگار خود رافضی ہے اس کی بے حیائی دیکھیں کہ اپنے رافضی بھائی کو تو صرف ''ضدی'' لکھتا ہے کہ مگر اس کے مقابلے میں سنی مسلمانوں کو یہ مغلظات سناتا ہے:

''لعنت ہے ایسے بے غیرت اور بے حس مسلم حکمرانوں اور عالمی شہرت یافتہ مسلم قائدین پر جو''۔۔

اگر یہ بے غیرت ہیں تو تم نے کونسے غیرت مندوں والا کام اب تک کیا؟

ان ملونوں نے شیعوں کی تقلید کرتے ہوئے شام کے ایک مجاہد گروپ الجیش الحر السوری فری

سیرین آرمی پر یہ الزام لگایا کہ اس نے صحابی رسول ﷺ کے جسد اطہر کی بے حرمتی کی، حالانکہ اس الزام پر جتنی لعنتیں کی جائیں کم ہے۔ اوراس بات کیلئے حوالہ کیا دیا'' آئی، آر، آئی، بیirib جب ہم نےGoogle پر سرچ کیا کہ یہ کیا بلا ہے تو یہ سامنے آیا:

صدا و سیمای جمهوری اسلامی ایران

Islamic Republic of Iran Broadcasting

www.irib.ir/English/

Islamic Republic of Iran Broadcasting, or IRIB, formerly called the National Iranian Radio and Television until the Islamic revolution of 1979, is a giant Iranian corporation in control of radio....

واقعی پہنچی خاک وہیں جہاں کا خمیر تھا۔ جب شیعہ وہاں خود لڑ رہا ہے تو ایران کی سرکاری شیعہ براڈ کاسٹنگ کا حوالہ دیتے ہوئے اور اس کی رپورٹس پر یقین کرتے ہوئے حیاء آنی چاہئے۔ ایران کو فری سیرین آرمی سے یہ بغض اس لئے ہے کہ کچھ عرصہ پہلے اسی فری سیرین آرمی کے کمانڈر عبد الرزاق طلاس حفظ اللہ نے وہاں ایرانی جاسوس پکڑے جن کو ایرانی حکومت نے شامی مجاہدین کے خلاف لڑنے کیلئے شام بھیجا تھا فری سیرین آرمی نے ان گرفتار دہشت گردوں کو ان کے ایرانی پاسپورٹوں سمیت ساری دنیا کے سامنے میڈیا پر دکھادیا۔ اب ایران نے اس تنظیم کو بدنام کرنے کیلئے یہ مذموم الزام ان پر لگایا اور بریلویوں نے اپنے بھائیوں کا اس مکروہ دھندے میں بھرپور ساتھ دیا۔ اس ویب سائٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ذرا اپنے made in China ضیغم اہلسنت کی بھی سن لو:

''یہ کہاں ضروری ہے کہ اخبارات کی خبر سو فیصد درست ہوتی ہے یہاں بھی رپورٹر یا نامہ نگار یا بیان دینے والے کی مرضی کے خلاف ان سے منسوب کر کے بہت کچھ لکھ دیتے ہیں اور بعد میں تردیدی بیان جاری ہوتے ہیں''۔ (قہر خداوندی۔ص:۵۱)

اور مزید لکھتا ہے:

''شہادت بھی ملی تو ڈاڑھی منڈا ایڈیٹر کی جو شرعی معیار پر پوری ہی نہیں

اترتی اور چٹان وہ چٹان جس میں عامہ تصاویر کے علاوہ نوجوان لڑکیوں
اور سودی قرضوں اور بینکوں کے اشتہار شائع ہوتے ہیں ان کے نزدیک
چٹان بھی صحیفہ آسمانی ہے''۔(برق آسمانی۔ص:۱۲۸)

تو رضاخانیو! مجاہدین کو بدنام کرنے کے واسطے شہادت ملی بھی تو خمینی اور ملاباقر مجلسی کی تقیہ پالیسی پر عمل پیرا بے دین بے حیاء مرتدین ایران کے رافضیوں کی۔ باپ کی یہ شہادتیں تم جیسے بیٹوں کیلئے قابل قبول ہوں گی ہم انہیں جوتی کی نوک پر رکھتے ہیں۔

قارئین کرام! دلچسپ بات یہ ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں قریبا ایک ہفتہ نیٹ پر سرچنگ کی مگر سوائے شیعہ کے کسی کے متعلق ہمیں یہ معلوم نہ ہوسکا کہ مجاہدین پر یہ الزام کسی اور نے لگایا ہو اس حوالے سے جتنی الزام تراشیاں اور مذموم پروپگینڈا تھا وہ سب شیعہ کے اخبارات یا سائٹس پر تھا دوسرے نمبر پر جن کا حوالہ آپ کو ملے گا وہ بریلی کے ان گلابی رافضیوں کا ملے گا۔ اب ہمیں معلوم ہوا کہ اس پروپگینڈے کو باقاعدہ ایرانی حکومت ایک سازش کے تحت پھیلا رہی ہے جس میں رضاخانی اس کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں خود اس رافضی مضمون نگار نے علماء ہند وایران کا ذکر کر کے واضح کردیا کہ اس شیطانی سازش کا مرکز ایران سے ہوتا ہوا بریلی ہے۔ مگر الحمدللہ ان دو شرذمہ قلیلہ کے علاوہ پوری دنیا کے کسی مسلمان نے ان مجاہدین پر یہ الزام لگا کر ان کے خلاف احتجاج نہیں کیا اور اجتماعی طور پر امت مسلمہ نے اس الزام کو رد کر کے ان ایرانیوں اور بدعتیوں کا منہ کالا کردیا۔ پھر یہ بھی عجیب کذب بیانی ہے کہ توہین کردی ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر کونسی توہین کی ہے؟ اگر محض قبر سے نکالنا توہین ہے تو خود تم نے رضائے شیطان کے جولائی ۲۰۱۳ کے شمارے میں ص ۹ پر ۳ واقعات ایسے لکھے ہیں جن میں قبر کشائی کی گئی اگر آپ کے بتائے ہوئے واقعات میں ان افراد کو نکالنا جن میں سے دو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہما ہیں گستاخی نہیں تو بقول آپ کہ ان مجاہدین کا یہ عمل گستاخی کیوں؟ جبکہ مجاہدین جسم کو نکال کر اپنی حفاظت میں لے گئے اور نامعلوم مقام پر دفن کردیا کہ یہاں شیعہ اس مزار کو سجدے کرتے ہیں مرادے مانگتے ہیں (یہ معلومات بھی ہمیں رافضی سائٹس سے ملی ہیں۔ واللہ اعلم) رضاخانیوں نے بھی شیعہ ویب سائٹس سے جو تصویریں لیکر اپنی فیس بک کا حوالہ دیا اور جو تصویریں شائع کی ہیں اس میں بھی صرف اتنا ہے کہ ایک قبر کھدی ہوئی ہے توہین کے آثار دور دور تک نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ قبر کس کی ہے کیونکہ ان تصاویر میں ایسا کوئی ثبوت نہیں جس کی بناء پر معین طور پر کہا جاسکے کہ یہ قبر کس کی ہے؟

شام کے مجاہدین پچھلے ایک ماہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر مبارک اور ان کے نام سے موسوم مسجد کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں اگر انہیں گستاخی کرنی ہوتی تو حضرت خالد بن ولیدؓ کے مزار کی توہین کرتے آخر جب شیعہ فوج زمینی راستے سے مکمل ناکام ہوگئی تو شدید بمباری کر کے حضرت خالد بن ولیدؓ کے مزار، قبر مبارک، اور مسجد کو زمین بوس کر دیا مگر رضائے مصطفیٰ نے ایک لفظ اس مذموم حرکت کی مذمت میں نہیں کہا صرف اس لئے کہ کہیں ملا باقر مجلسی کی ذریت ناراض نہ ہو جائے اور احمدی نژاد کا فنڈ بند نہ ہو جائے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ روافض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بدترین دشمن ہیں صحابی رسول ﷺ کے مزار پر بمباری اس کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس قسم کی کاروائیوں میں رافضی نصیری اور حزب اللات کے دہشت گرد ملوث ہیں۔

اس ملاں باقر رضوی نے (نام کوئی اور ہے اس کے کرتوتوں کی وجہ سے یہ نام موزوں لگا) ایک الزام یہ بھی لگایا کہ مجاہدین نے ڈاکٹر سعید رمضان کو قتل کیا حالانکہ شامی مجاہدین نے اگلے ہی دن اسدی حکومت کے اس الزام کی تردید کر دی اور کہا کہ چونکہ اس مولوی کا تعلق حکومتی حمایتی گروپ سے تھا اس لئے ہمیں بدنام کرنے کیلئے حکومت نے یہ حرکت کی اگر ہمیں عام لوگوں کو مارنا ہوتا تو سڑکوں پر شامی عوام کی جان بچانے کے بجائے اسدی فوج کی طرح ان پر گولیاں چلاتے، پھر اس مولوی کی داڑھی طاہر القادری کی داڑھی سے بھی زیادہ چھوٹی تھی احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے تو یہ لعنتی، گستاخ اور واجب القتل تھا، پھر تھا بھی حکومت کا حمایت یافتہ یعنی احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے مرتد، ایسے آدمی کی حمایت کر کے اور اسے شہید لکھ کر یہ سارے رضا خانی خود اپنے ہی رضا خان کے باغی ہو گئے۔ اور اس مولوی کے مرنے پر تو باقر رضوی کو بڑی غیرت آئی مگر رضا خانیوں کی غیرت اس وقت کہاں گئی تھی جب اسی سوشل میڈیا پر اسدی نصیری فوجیوں کی ایک ویڈیو شائع کی گئی جس میں وہ شام کے دوسنی علمائے دین کی داڑھیاں پکڑ کر ہاتھوں سے نوچ رہے ہیں۔

پھر اس بدبخت نے کسی یاسر عجلونی نامی آدمی کی آڑ میں مجاہدین پر خوب دل کی بھڑاس نکالی۔ ہم نے اس آدمی کا نام پہلی بار سنا اس لئے جب معلومات کی تو ایک عیسائی ویب سائٹ سے اس کا فتوی مل گیا اسی سے اندازہ لگالیں کہ یہ کاروائی بھی کس کی ہوگی؟ اول تو یاسر عجلونی کسی جہادی تنظیم کا ذمہ دار نہیں نہ اس کے اس فتوے کی حمایت اب تک کسی جہادی تنظیم نے کی، یہ اس کا انفرادی فتوی ہے۔ ایک غیر مقلد آدمی ہے، غیر جانبدار ذرائع سے اس فتوے کی تصدیق بھی نہیں ہوسکی یہ ساری باتیں اس وقت کہو جب فتوی تو پہلے ثابت کرو پھر ہمیں جو فتوی ملا اس میں صرف اس

نے اتنا لکھا کہ مجاہدین کے ہاتھوں رافضی مرتدین کی جو عورتیں ہاتھ آ رہی ہیں انہیں آزاد چھوڑ نے کے بجائے وہ انہیں باندیاں بنا سکتے ہیں اس طرح ان کی عزت محفوظ رہے گی اس میں کہیں بھی اس نے یہ نہیں کہا کہ عورتوں کی عصمت دری کرو مگر اس بد بخت مولوی نے اسلام کے غلام اور لونڈیاں بنانے کے نظام کو عصمت دری کہہ کر جرم کا ارتکاب کیا ہے اور مستشرقین کے اس الزام کی تائید کی کہ اسلام میں یہ نظام بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہے اور مسلمانوں نے لونڈیاں بنانے کے نام پر عورتوں کی عصمت دری کی۔ یاسر عجلونی غیر مقلد کے اس غیر مصدقہ فتوے کو آڑ بنا کر مجاہدین پر الزام کرنے کے بجائے پہلے احمد رضا کا نظریہ پڑھو:

احمد رضا کی بیٹیاں سیّد کی باندیاں

''ایک سید صاحب جو کچھ دن پہلے تشریف لائے تھے اور اس مکان کو مردانہ پایا تھا، پھر تشریف لائے اور اس خیال سے کہ مکان مردانہ ہے بے تکلف اندر چلے گئے۔ جب نصف آنگن میں پہنچے تو مستورات کی نظر پڑی جو زنانہ مکان میں خانہ داری کے کاموں میں مشغول تھیں، انہوں نے جب سید صاحب کو دیکھا تو گھبرا کر اِدھر اُدھر پردہ میں ہو گئیں۔ ان کے جانے کی آہٹ سے جناب سید صاحب کو علم ہوا کہ یہ مکان زنانہ ہو گیا ہے، مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو میں چلا آیا۔ اور ندامت کے مارے سر جھکائے واپس ہونے لگے کہ اعلیٰ حضرت دکھن طرف کے سائبان سے فوراً تشریف لائے اور جناب سید صاحب کو لے کر اس جگہ لے گئے جہاں تشریف رکھا کرتے اور تصنیف و تالیف میں مشغول/مصروف رہتے۔ اور سید صاحب کو بٹھا کر بہت دیر تک باتیں کرتے رہے۔ جس میں سید صاحب کی پریشانی اور ندامت دور ہو پہلے تو سید صاحب خفت کے مارے خاموش رہے۔ پھر معذرت کی اور اپنی لاعلمی ظاہر کی کہ مجھے زنانہ مکان ہونے کا کوئی علم نہ تھا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یہ سب تو آپ کی باندیاں ہیں آپ آقا زادے ہیں معذرت کی کیا حاجت ہے؟ میں خود سمجھتا ہوں۔ حضرت اطمینان سے تشریف رکھیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ص۲۳۲ المیزان ص۳۰۷، انوار رضا ص۴۱۴)

اگر یاسر عجلونی نے ایسا کوئی فتوی دیا ہے تو رضا خان کی ان تعلیمات کو پڑھ کر دیا ہوگا۔

تمہارے مجدد نے اپنی گھر کی عورتوں کو غیر مردوں کی باندیاں کہا کیا تمہارے مذہب میں قوم کی بہو بیٹیاں سیدوں کی باندیاں ہیں؟ کبھی اس پر لب کشائی کا خیال آیا؟ کہو کہ اس نام نہاد مجدد نے رضا خانیوں کا سر شرم سے جھکا دیا احمد رضا خان ایک فکری غلام اور ضمیر فروش مولوی ہے۔

قبر فروشو! کان کھول کر سن لو اگر ہم ان مجاہدین کی مدد کیلئے میدان جہاد میں نہیں جا سکتے تو یہاں بیٹھے کسی ایرانی گماشتے کو ان پر بات کرنے کی بھی اجازت نہیں دیں گے۔ آخر میں اس ملا ایرانی نے اپنے اصل مکروہ چہرے سے نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھا:

''شام میں جنگ کوئی اسلامی جہاد نہیں بلکہ اقتدار کی جنگ ہے''۔ ص ۳۹

بالکل وہاں اسلامی جہاد آپ کے مذہب کے مطابق اس لئے نہیں کہ وہاں نعرہ غوثیہ، نعرہ حیدری کی جگہ نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ وہاں وہ لوگ گولیوں کی بارش میں بھی پیر گھوڑے شاہ کے عرس کے چندوں کی اپیل کے بجائے اذان کی صدائیں بلند کرتے ہیں، بالکل وہاں تمہارے مطابق اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ وہاں کے یہ مجاہدین عرس و گیارہویں کے نام پر مریدوں اور سادہ لوح عوام کی جیبیں ٹٹولنے کے بجائے اپنے حصہ کی آدھی روٹی بھی اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ یہ مجاہد آپ کی طرح قبروں پر دھمال ڈالنے کے بجائے میدان جہاد میں شوق شہادت میں دیوانہ وار پھرتے ہیں، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ وہ پراٹھوں کے، گیارہویں کے دودھ کے فضائل کے بجائے جنت کے میووں پر یقین رکھتے ہیں جو شہادت کے بعد ان کی خوراک ہوگی، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ انہوں نے تمہارے قائد رافضی اور انگریز کو للکارا ہے، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ مرتے وقت ان کی زبان پر یا غوث المدد کی جگہ لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ ان غیرت مندوں نے پیر ٹلے شاہ، کاواں والی سرکار، پیر گھوڑے شاہ، پیر کتے شاہ، پیر ننگے شاہ کے قدم چاٹنے اور چومنے کے بجائے مومن کے زیور یعنی ہتھیاروں کو چوم کر اپنے سینوں کی زینت بنایا، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ انہوں نے وصایا اعلحضرت میں موجود درجن بھر کھانوں کی فہرست کی بلٹی تمہارے چربی چڑھی ہوئی توندوں کی طرف کرنے کے بجائے جو روکھی سوکھی اپنے پاس تھی اپنی غریب بھوکی عوام کے سامنے رکھ دی کہ جو ہم کھائیں گے وہ تم کھاؤ، بالکل وہاں اسلامی جہاد اس لئے نہیں کہ انہوں نے تمہارے اکابر کی طرح ایسٹ انڈیا کمپنی کی وفاداری لینے کے بجائے اللہ کی

رضا کیلئے اپنی جان، مال، وقت اللہ کی راہ میں وقف کردیا۔

ہاں ہاں کیونکہ تمہارا اسلامی جہاد تو یہ ہے کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ قورمے بریانی کی پلیٹوں کو منہ میں ڈالا جائے، کس طرح حلوے کی رکابیوں کو تھیلیوں اور جیبوں میں بھر کر قیدی بنالیا جائے، تیرا جہاد تو یہ ہے کہ کس طرح کسی قبر پر لڑ جھگڑ کر قبضہ کر کے اس پر عالیشان قلعہ بنوا کر ساری زندگی اس کے نذرانوں پر عیاشی کی جائے، تیرا جہاد تو یہ ہے کہ کس طرح سید بن کر قوم کی بیٹیوں کو لونڈیاں بنا کر ان کی بے آبروئی کی جائے، تیرا جہاد تو یہ ہے کہ کس طرح تیجہ چالیسواں، عرس، میلاد کے نام پر عوام سے جزیہ وخراج وصول کیا جائے۔

یقیناً وہ ایسے نام نہاد اسلامی جہاد سے ہزار بار اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں اپنے سنی بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ خدارا! اب تو ان گندم نما جوفروش انگریز فروشوں کو پہچانو یہ وہ بد بخت فرقہ ہے جس نے ہر دور میں اسلام کا نام لیکر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کی ہیں جنہوں نے قبروں پر بیٹھ کر ساری زندگی مجاہدین کو بدنام کرنے کیلئے گوز مارے۔ آخر میں ہم رضاخانیوں سے پوچھنا چاہتے ہیں:

(۱) کیا آپ کے ہاں اس وقت دنیا میں کہیں کسی مقام پر جہاد ہو بھی رہا ہے یا ہر طرف بقول آپ کہ تکفیری وہابی فتنہ فساد میں ملوث ہیں؟

(۲) اگر ہاں تو اس جہاد کیلئے اب تک آپ کیا خدمات سرانجام دے چکے ہیں؟

(۳) پچھلے دس سالوں میں مختلف جہادی میدانوں میں اپنے شہید ہونے والے نامور کمانڈروں یا مجاہدین کے نام بتاؤ۔

(۴) کیا آپ نے کبھی جہاد کے لئے چندہ جمع کیا؟ اگر نہیں تو کیوں؟ تیجہ، عرس میلاد گیارہویں کیلئے چندہ جمع ہوسکتا ہے تو اس عظیم مقصد کیلئے کیوں نہیں؟

(۵) پچھلے دس سالوں میں اپنے کسی ایک سیمینار کسی ایک جلسے کا بتائیں جو خاص جہاد کے فضائل یا جہاد کی اہمیت کیلئے منعقد کیا گیا ہو۔

(۶) آپ کے لٹریچر میں پراٹھوں کی فضیلت، گیارہویں کے ثبوت، دودھ کی فضیلت حلوے کی فضیلت پر سوادل جاتا ہے کسی ایک کتاب یا رسالے کا نام بتائیں جو خاص فضائل جہاد پر ہو۔

اس موضوع سے متعلق سوال اور بھی ہیں فی الحال ان چھ کے جواب عنایت فرمائیں تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

پیٹ کا پجاری کون؟

حصہ دوم

علامہ سفیان معاویہ جھنگوی

علمائے اہلسنت کے کھانے پر اعتراضات کے منہ توڑ جوابات

ناظرین کرام! شروع میں ہم نے قرآن پاک کی ایک آیت لکھی تھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ کھانا کھاؤ اور پیو پینے والی چیزیں مگر اسراف نہ کرو۔ پتہ چلا کہ کھانا کھانا کوئی عیب اور خامی نہیں بلکہ اسراف کرنا بری چیز ہے جس کی قرآن میں بھی ممانعت ہے۔ اگر انسان کھانے کی چیز کھاتا ہے تو اس پر طعن و تشنیع نہیں کیا جا سکتا ہاں جو پیٹو پیٹ کا دھندہ بنا کر، مرتے وقت ایک نہیں، دو نہیں اکھٹے بارہ کھانوں کی فہرست (چٹ پٹے اور لذیذ کھانے کی فہرست) تیار کرواتا ہے اور بلٹی کا منتظر رہتا ہے یقیناً اس کا یہ فعل قابل مذمت ہے۔ ایسے شخص پر طعن کرنا بالکل ٹھیک اور درست بات سمجھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ مرتے وقت بھی اس کو سنت رسول اور اللہ اللہ کرنے کی بجائے 12 کھانوں کی فہرست یاد آئے اس کو برا بھلا کہنا بالکل عقل کے مطابق ہے۔

حضرت نانوتویؒ کے طعام پر اعتراض:

حضرت نانوتویؒ آخری وقت میں ککڑی کی خواہش کرتے ہیں۔ ڈھونڈ کر ان کے لئے چھوٹی سی ککڑی لائی جاتی ہے جس کو وہ تناول فرماتے ہیں۔

الجواب:

(i) جاہل معترض صاحب مجھے ذرا بتائے اس عبارت میں کہاں تمہارے اعلیٰ حضرت کے 12 کھانوں کی طرح فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ یہاں تو محض ایک چیز کا ذکر ہے کہاں 12 لذیذ کھانے اور کہاں ایک چیز؟؟

(ii) ہم کہہ چکے ہیں کہ کھانا کھانا مطلقاً کوئی عیب نہیں۔ بلکہ بات زیادہ اور چٹ پٹے کھانوں کی تعداد کی ہو رہی ہے۔ اگر فاضل بریلوی کے یہ 12 کھانے کسی بھینس کے آگے رکھ دیے جائیں تو شاید وہ بھی برداشت نہ کر سکے۔

(iii) حضرت نانوتویؒ نے تو بطور علاج سنت نبوی ﷺ سمجھتے ہوئے آخر وقت میں ککڑی

کھانے کی فرمائش کی۔ جو آخری وقت بھی نبی ﷺ کی سنت ادا کرنے کی کوشش کرے تمہارے نزدیک وہ :''قابل مذمت، مضحکہ خیز اور قابل افسوس ہے۔'' (ہیں عجب منکر کھانے غرانے والے)

خود تمہارے الیاس عطار قادری، امیر دعوت اسلامی نے لکھا ہے کہ:

''کھجور طبعاً گرم خشک ہے اور ککڑی سرد تر۔ ان دونوں کے ملنے سے اعتدال ہو کر فائدہ بڑھ جاتا ہے۔ حضور انور ﷺ نے ککڑی اور کھجور کو کبھی تو معدہ میں جمع فرمایا کہ بیک وقت کبھی کھجور کھائی کبھی ککڑی اور کبھی چبانے میں جمع فرمایا کہ کھجور منہ شریف میں رکھ لی اور ککڑی بھی کتر لی اور دونوں ملا کر چبائیں۔'' (فیضان سنت۔ص 460، نیا ایڈیشن)

آگے ان الفاظ پر غور کرو:

''کھجور ککڑی ملا کر کھانا صحت کیلئے بہت مفید ہے۔'' (ایضاً ص 284)

تو حضرتؒ تو علاج کیلئے استعمال فرما رہے ہیں اگر فاضل بریلوی کی وصایا شریف کو ہی غور سے پڑھا ہوتا تو جہالت کا عظیم مظاہرہ کرنے کی بجائے دونوں اطراف کا موازنہ کر کے غور وفکر کرتے۔ وصایا شریف میں مولوی احمد رضا خان صاحب نزاع کی حالت میں سرد پانی منگواتے ہیں جو وہ افاقے کیلئے نوش کرتے ہیں۔ (رضا کونز بک ص 40) (وصایا شریف ص 17) ہمارے حضرت نانوتویؒ نے ککڑی استعمال کی جو سرد اور تر ہوتی ہے جو افاقے کے ساتھ ساتھ سنت نبوی ﷺ کی کشش بھی رکھتی ہے۔ آپ کے اعلیٰ حضرت کو افاقے کیلئے ککڑی نہ یاد آئی بلکہ سرد پانی یاد آیا اور ہمارے حضرت نانوتویؒ کو افاقے کیلئے ککڑی یاد آئی۔

عشق رسالت میں فرق خود دیکھ لیں

ہمارے حضرت نانوتویؒ کا موازنہ کیا بھی تو اعلیٰ حضرت جیسے جاہلوں کے پیشوا سے۔ حضرت نانوتویؒ تو شہر مدینہ میں داخل ہو کر اس ڈر سے کہ آقا کا شہر ہے جوتے مبارک اتار کر بغل میں دبا لیتے ہیں اور تمہارے احمد رضا صاحب وہاں جا کر بھی علم جفر کی تلاش کرتے ہیں اور اگر جوتا پاؤں میں نہ ہو تو نیا خریدنے کیلئے نکل پڑتے ہیں۔ حضرت نانوتویؒ سبز رنگ کا جوتا پہننا روضہ پاک کے رنگ کی وجہ سے اچھا نہیں سمجھتے اور مولوی احمد رضا خان صاحب سبز رنگ کے جوتے پہننے کو اچھا سمجھتے ہیں۔ ایک بات اور ہمارے حضرت کو تو نبی ﷺ کی مرغوب شئے افاقے کے لئے آخری وقت یاد آئی جس کو امیر دعوت اسلامی الیاس عطار قادری صاحب نقل کرتے ہیں کہ:

''حضور ﷺ کو کھجور تو مرغوب تھی ہی ککڑی بھی بہت مرغوب تھی''۔

(فیضان سنت ص 460) نیا ایڈیشن

جبکہ احمد رضا کو سرد پانی یاد آیا طبی لحاظ سے بھی ککڑی سرد پانی سے زیادہ مفید ہے اور سنت نبوی ﷺ بھی ہے۔ مفتی فیض احمد اویسی صاحب کی تو مت ماری گئی تھی کہ وہ ککڑی کھانے کو دیوبندی غذائیں کہہ کر ''سنتِ نبوی'' کو لوگوں کی نظر سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(بلی کے خواب میں چھچھڑے۔ص:16)

اگر پھر بھی ککڑی کھانے پر اعتراض رہے تو پھر اپنے گھر کی خبر لو۔ الیاس عطار قادری مفتی احمد یار نعیمی کی کتاب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''بزرگان دین رحمھم اللہ المبین حضور ﷺ کے فاتحہ میں دوسرے کھانوں کے ساتھ کھجوریں اور ککڑیاں اور تربوز بھی رکھتے ہیں''۔

(فیضان سنت ص460، نیا ایڈیشن)

اور پیچھے ہم ذکر کر آئے ہیں کی اعلیٰ حضرت نے بھی ککڑیوں کا پورا تھال اکیلے کھالیا تھا (فیضان سنت) لو بریلوی ملاں بھی ککڑی کھاتے ہیں!!۔ اب یہاں بھی تھوڑی سی جرأت کرو۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ کے طعام پر اعتراض:

شیخ الاسلام حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آخری وقت سردا اور انناس کا شربت تناول کرتے ہیں۔

الجواب:

(i) بریلوی معترض صاحب 12 کھانوں کی بلٹی میں اور چند قاشیں اور انناس کا شربت افاقے کیلئے کھانے میں بہت فرق ہے۔ اور شاید آپ جیسے عقل کے اندھوں کو یہ فرق نظر نہیں آیا ہوگا۔ لو اب ہم نے نشاندھی کر دی ہے۔

(ii) طبی لحاظ سے سردا اور انناس کا شربت بھی افاقے کیلئے بہت مفید ہے۔ تو اگر اس بات پر اعتراض ہو کہ افاقے کیلئے یہ چیزیں کیوں نوش فرمائی تو یہ آپ کی جہالت ہوگی۔ پھر آپ کے احمد رضا خان نے بھی تو سرد پانی نزاع کی حالت میں پیا تھا۔ اگر اعتراض یہاں ہوتا ہے تو آپ کے احمد رضا پر بھی ہوگا! ترازو ایک ہونا چاہئے۔

جیل میں گوشت منگوانے پر اعتراض

خلیل رانا صاحب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جیل میں گوشت کی خواہش کا اظہار کیا ہے مگر سعیدی صاحب کاش اس طرح کے اعتراضات کرنے سے پہلے باغی ہندوستان میں مولوی فضل حق خیر آبادی کے وہ قصیدے بھی پڑھ لیتے جو اس نے جیل میں لکھے اور رو رو کر جیل کی سختیوں کا ذکر کر کے جیل سے آزادی کی دہائیں انگریز حکومت کو دے رہا ہے فی الحال ہم اسی قصیدے سے صرف چند اشعار کے اردو ترجمے نقل کر رہے ہیں اگر اس سے بھی طبعیت ٹھیک نہ ہوئی تو انشاء اللہ آپ کیلئے ہمارے پاس نسخوں کی کمی نہیں۔ "ماش کی دال غذا ہے "گوشت"، پیاز، ترکاری، "لگوی"، کچھ میسر نہیں"۔

(باغی ہندوستان، ص ۳۰۳، مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور)

اس کی آب وہوا ناموافق اور وبائی ہے　　نہ تو اس میں شکم سیری ہے نہ پانی میں سیرابی
پانی گرم ہے جس میں سیرابی نہیں　　جس طرح کہ غذا ماش ہے جس میں مزا نہیں
وہاں نہ شیریں پانی ہے نہ لذیذ کھانا　　اور نہ وسیع میدان ہی سامنے ہے

(باغی ہندوستان، ص ۳۰۶، مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور)

رضاخانی جی! اگر آپ کے دل میں ذرا بھی خوفِ خدا ہے اور اس بات کا احساس ہے کہ ایک دن مر کر اللہ کو جواب دینا ہے تو اپنے اس "بزرگ" پر بھی ایک عدد مضمون لکھ دیں۔

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کا جواب

سعیدی صاحب نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے حلوے کی خواہش پر جو کہ ملفوظات میں ہے پر بھی اعتراض کیا حالانکہ وہاں صرف ایک ظریفانہ پیرائے میں بات کی، اور ہے بھی ملفوظات جو بقول رضاخانیوں کے معتبر نہیں ہوتے۔ آیئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ اصل حلوہ خور کون ہے؟۔

احمد رضا خان کی حلوہ خوری احمد رضا خان کا ٹھنڈا حلوہ

"زمانہ قیام میں علماء عظام مکہ معظمہ نے بکثرت فقیر کی دعوتیں بڑے اہتمام سے کیں ہر دعوت میں علماء کا مجمع ہوتا مذاکرات علمیہ رہتے۔ شیخ عبدالقادر کردی مولانا شیخ صالح کمال کے شاگرد تھے مسجد الحرام شریف کے احاطے ہی میں ان کا مکان تھا انہوں نے تقرر دعوت سے پہلے باصرار

پوچھا کہ تجھے کیا چیز مرغوب ہے ہر چند عذر کیا نہ مانا آخر گذارش کی کہ
''الحلو البارد'' شیریں سردان کے یہاں دعوت میں انواع اطعمہ جیسے اور
جگہ ہوتے تھے ان کے علاوہ ایک عجیب نفیس چیز پائی کہ اس الحلو البارد کی
پوری مصداق تھی نہایت شیریں و سرد اور خوش ذائقہ۔ ان سے پوچھا کہ
اس کا کیا نام ہے کہا رضی الوالدین اور وجہ تسمیہ یہ بتائی کہ جس کے ماں
باپ ناراض ہوں یہ پکا کر کھلائے راضی ہو جائیں گے۔

(ملفوظات، حصہ سوم، ص ۱۹، ۲۰)

لیجئے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ ٹھنڈا حلوہ کھانا احمد رضا خان کی مرغوب غذا تھی تو دوسروں کے کھانے پر اعتراض کرتے ہوئے تم لوگوں کو حیا نہیں آتی۔؟

حلوے کے بارے میں ارشاد اعلیٰ حضرت

حلوہ پکائے اور صلحاء یعنی نیک لوگوں کو کھلائے۔ رضا خان صاحب کے ہاں حلوہ شریف ایک مستقل عنوان تھا آپ جس حلوے کے کھانے کے شیدائی تھے اس حلوہ شریف کی تفصیل کچھ یوں ہے

حلوہ بپزد و بصلحا بخوراند

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱، ص ۲۰۲)

یہاں پر اس بات کو بھی نوٹ کریں کہ احمد رضا خان نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ حلوہ پکا کر غریب مساکین کو کھلائیں بلکہ کہا کہ اس حلوے کے حقدار صرف صلحاء ہیں یعنی رضا خان جیسے نام نہاد صلحاء۔ اعلیٰ حضرت کی ایک محفل میں یہ سوغات خاص طور پر تھیں،

''اس کے بعد ہر ایک کے سامنے تشتریوں میں حلوہ رکھا گیا''۔

(حیات اعلیحضرت، ص ۲۰۲، ۲۰۳، ج ۱)

شب برات کا حلوہ اور قرآنی آیات کا جعلی سہارا

''رب فرماتا ہے کہ لن تنالو البرحتی تنفقو امما تحبون۔ شب
برات کا حلوہ اور میت کی فاتحہ اس کھانے پر کرنا جو میت کو مرغوب تھی اسی
سے مستنبط ہے''۔ (نور العرفان۔ ص: ۵۱)

غور فرمائیں کہ کس طرح رضا خانیوں نے خدا خوفی سے بے پروا ہو کر آیت کی تفسیر میں تحریف کرتے

ہوئے اس سے شب برات کا حلوہ ثابت کیا، کیا قرآن حلووں کی تعلیم دینے کیلئے نازل ہوا ہے؟ حالانکہ اس آیت کا تفصیلی شان نزول بخاری مسلم اور تفسیر ابن کثیر میں موجود ہے کہ کس طرح صحابہ نے اس آیت کے بعد اپنے محبوب مال، باغات، کنیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کیئے مگر یہ بد بخت یہاں اللہ کی راہ میں خرچ کے بجائے لوگوں سے حلوے، بٹورنے کیلئے قرآن کی آیت کو پیش کر رہا ہے۔

سعیدی صاحب کچھ کرم آپ یہاں بھی فرمائیں گے اگر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حلوے کی خواہش کا اظہار کیا تو بقول احمد یار گجراتی کے اس آیت پر عمل کیا اور تم نے حضرت گنگوہی پر اعتراض کر کے قرآن کی آیت کا انکار کیا لہٰذا اس اعتراض سے فوراً توبہ کرو۔

حضرت تھانویؒ پر اعتراض:

حضرت تھانویؒ آخری وقت میں اپنی بیوی کے خرچے کی فکر کر رہے ہیں۔

الجواب:

(i)　یہ اعتراض بھی بریلوی جہالت کا واضح ثبوت ہے کیونکہ شرعی لحاظ سے یہ بات بالکل درست اور ٹھیک ہے۔ اس میں بھلا کونسی قباحت تھی جو تم جیسے عقل سے فارغ بریلوی کو نظر آگئی؟

(ii)　حدیث پاک پڑھو جس کا مفہوم تقریباً کچھ ایسا ہے۔

"روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں سے فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری حالت اپنے بعد مجھ کو خیال میں ڈالتی ہے اور تمہاری خدمت میں ثابت قدم وہی لوگ رہیں گے جو صابر اور صدیق ہیں۔" (رواہ الترمذی)

اسی حدیث کو نقل کرتے ہوئے حضرت تھانویؒ اپنی اسی کتاب میں یہ الفاظ نقل کرتے ہیں جسکو خائن بریلوی رضا خان قارونی کا حلال کیا ہوا چمگادڑ سمجھ کر کھا گیا کہ:

> "اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بعد بی بی کے آسائش کی فکر ہونا سنت کے موافق بھی ہے اور امر طبعی تو ہے ہی۔" (تشبیہات وصیت)

بقول مفتی فیض احمد ملتانی گولڑوی صاحب:

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ہر معاملہ کو شرعی نقطہ نگاہ سے دیکھنے کے عادی تھے۔ (مہر منیر)

تو حضرت تھانویؒ نے تو آخری وقت میں نبی ﷺ کی سنت اور شریعت کو مدنظر رکھتے ہوئے بیوی کا خیال رکھنے کی بات کی۔ مگر تم جیسے سنت کے دشمنوں کو بھلا یہ باتیں کہاں پسند آتی ہیں کہ کوئی سنت نبوی ﷺ پر عمل کرے۔ تم ہوئے بدعت کے عاشق لہٰذا کب پسند کرو گے۔ (جاری ہے)

عقیدہ توحید وسنت کورسز: اسفار کی روئیداد

ساجد خان نقشبندی

(شعبہ نشر واشاعت جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان)

اس میں کوئی شک نہیں کہ بریلویت رضاخانیت ایک عظیم فتنہ ہے۔ جب تک یہ فتنہ اس امت میں رہے گا اتحاد واتفاق کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ رضاخانیت کوئی فرقہ، مذہب یا مسلک نہیں بلکہ خالصۃ انگریز کی ایک سیاسی جماعت اور سوچ تھی جسے انگریز نے اپنی مخالفین کو بدنام کرنے کیلئے ہندوستان میں اہل سنت کے نام پر پروموٹ کیا۔ علماء حق نے اس فتنے کا ہر دور میں سینہ سپر ہوکر مقابلہ کیا۔ الحمد للہ کہ جب سے ادارہ نور سنت قائم ہوا ہے اس فتنے کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے اور اس فتنے کا تعاقب کرنے کیلئے بیداری کی ایک نئی لہر اہل سنت میں ابھری اور اسی بیداری کا نتیجہ ہے کہ اس سال پورے پاکستان میں تاریخ ساز عقیدہ توحید وسنت ورد بریلویت کورسز کا انعقاد ہوا۔ ان کورسز میں پڑھانے کیلئے ”جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ“ کے مناظرین ومبلغین کو ملک بھر سے دعوت دی گئی۔ کراچی سے ادارہ نور سنت جو کہ اب جمعیت ہی کے زیر اہتمام کام کررہا ہے کی نمائندگی کرنے کیلئے محقق اہل سنت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب حفظہ اللہ اور اس فقیر کو پڑھانے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ ۱۴ جون بروز جمعۃ المبارک ہم اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور رات کو اپنی پہلی منزل جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ پہنچے۔ صبح حضرت مفتی صاحب نے بعد از نماز فجر درس قرآن دیا اور اس کے بعد سرمایہ اہلسنت فاتح مماتیت و لامذہبیت حضرت مولانا نور محمد تونسوی صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات ہوئی۔ وہاں ایک دن پڑھانے کے بعد عصر میں مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت مولانا رب نواز حنفی صاحب کی مسجد احمد پور شرقیہ پہنچے۔ جہاں شیر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو کہ ہمارا انتظار فرمارہے تھے۔ حضرت قادری صاحب نے ترنڈہ میں پڑھانا تھا رات کو حضرت قادری صاحب نے درس حدیث دیا۔ اگلی صبح ہم لودھراں کیلئے روانہ ہوئے وہاں ۱۶ جون کو جامعہ سراج العلوم لودھراں میں پڑھانا تھا۔ الحمد للہ اچھا درس ہوا، علماء اور عوام سب ہی کو بہت فائدہ ہوا۔ وہاں کے ساتھیوں نے اس کورس کا انعقاد کرکے بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ہر طرف شرک وبدعت ڈیرے جمائے ہوئے تھے ماحول کا یہ حال تھا کہ وہاں کے ساتھیوں نے یہ بتایا کہ یہاں کے

بریلویوں نے یہ اعلان کروایا ہوا ہے کہ تم اپنے بچوں کو یہودیوں، عیسائیوں کے اسکولز میں پڑھاؤ مگر ان دیوبندیوں کے پاس نہ پڑھانا۔ باقاعدہ اعلان مساجد سے ہوتا ہے کہ سراج العلوم میں پڑھنے والے اگر ہمارے پاس پڑھیں تو ہم ہر ماہ ایک خطیر رقم وظیفے کی مد میں ان طلباء کو دیں گے۔ بہرحال یہاں ہمارا استقبال و میزبانی سراج العلوم کے صدر مدرس مولانا اللہ بخش ایاز صاحب مدظلہ العالی نے کی بہت ہی دلچسپ اور خوش اخلاق شخصیت کے مالک ہیں۔ یہاں ظہر میں فاتح رضاخانیت حضرت مولانا یوسف رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے بھی ملاقات کیلئے تشریف لائے بڑی دیر تک حضرت کے مناظروں کی دلچسپ روئیدادیں سناتے رہے عصر تک ہمارے ساتھ ہی رہے افسوس کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے ہم حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کو نہ جاسکے۔ اللہ پاک اس مردِ مجاہد کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین۔ اسی دن عصر کو ہم براستہ ملتان، لاہور ظفروال ضلع نارووال کے ایک گاؤں اونچہ کلاں میں پہنچے جہاں حضرت مجاہد ختم نبوت علامہ افتخار اللہ شاکر صاحب کے مدرسہ میں پڑھانا تھا۔ حضرت کے پاس یہ کورس ۲۳ سال سے ہو رہا ہے اور اس کورس میں مولانا یوسف رحمانی صاحب، مولانا امین اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہما جیسے اکابر پڑھانے آتے۔ الحمدللہ۔ یہاں ۱۷ اور ۱۸ جون دو دن سبق پڑھایا۔ تعارف احمد رضا اور عقائد رضاخانیہ کے رد میں درس ہوا۔ اور ۱۹ کی صبح سیالکوٹ کیلئے روانہ ہوئے جہاں جامعہ اقبالیہ تلواڑہ مغلاں میں پڑھانا تھا۔ یہاں بھی فتنہ رضاخانیت کا تعاقب کے موضوع پر حضرت مفتی صاحب نے خوب پڑھایا، دو دن یہاں پڑھانے کے بعد ۲۰ جون کو مناظر اسلام حضرت مفتی مجاہد صاحب (مولف کتاب لاجواب ہدیہ بریلویت) کی دعوت پر ہم ان سے ملنے اور مولانا ابوایوب قادری صاحب سے ملنے ضلع گجرات کوٹلہ ارب علی خان پہنچے۔ الحمدللہ حضرت مفتی صاحب اپنے علاقے کی سب سے بڑی اور مرکزی مسجد کے خطیب و امام ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنے علاقے کا دلچسپ واقعہ سنایا کہ یہاں سے چوہدری عابد رضا نون لیگ کے ٹکٹ میں انتخابات کیلئے کھڑے ہوئے تو علاقے کے مشرکین سرداروں نے اپنے علماء کو بلوا کر جلسہ کروایا کہ چوہدری صاحب دیوبندی ہیں لہٰذا انہیں ووٹ دینا حرام ہے۔ جب علمائے اہلسنت کو اس شر انگیزی کی خبر ہوئی تو ان حوالہ جات جس میں بریلوی اکابر نے علمائے دیوبند کو مسلمان اور عاشق رسول ﷺ مانا کا ایک پمفلٹ لکھ کر بڑی تعداد میں شائع کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انتخاب والے دن چوہدری عابد رضا صاحب کو ۹۶۰۰۰ اور ان کے مدمقابل دہشت گرد جماعت سنی تحریک کے امیدوار کو ۶۰۰ کے

قریب ووٹ ملے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سال پورے ملک میں رضاخانیوں کی ووٹنگ کا تناسب اسی قسم کا تھا جس سے ان کے سواد اعظم کی قلعی خوب کھل جاتی ہے موقعہ ملا تو انشاء اللہ اس پر بھی کبھی گفتگو کروں گا۔ رات کو وہیں قیام کیا۔ اگلے دن جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد عصر میں یہاں سے روانہ ہوئے اور ۲۱ جون کی شام جامعہ مدینۃ العلوم گجرانوالہ مولانا ریاض جھنگوی صاحب کے مدرسہ میں پہنچے وہاں ایک دن پڑھانا تھا۔ یہاں بھی مفتی صاحب نے عقائد بریلویہ کا خوب تعاقب کیا، اور ۲۲ جون رات کو جامعہ محمدیہ اسلام آباد پہنچے۔ الحمدللہ انتہائی زبردست ماحول میں طلباء کو نہ صرف ردفرق باطلہ پر پڑھایا جارہا تھا بلکہ فن خطابت اور درس قرآن کی مشق بھی باقاعدگی سے کروائی جارہی تھی۔ یہاں حضرت مولانا الیاس فیصل صاحب مدنی مدظلہ العالی سے بھی ملاقات ہوئی اور انٹرنیٹ پر فرق باطلہ کے خلاف کام کرنے کی ترتیب پر کافی گفت وشنید ہوئی۔ الحمدللہ حضرت اس پیران سالی میں بھی جدید میڈیا کے ذریعہ باطل کا خوب رد کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں کام کا کافی ذوق رکھتے ہیں۔ یہاں اتوار ۲۳ جون کو پڑھایا۔ اس درس میں بھی موضوع عقائد ہی تھا، طلبہ انتہائی شوق رکھنے والے تھے۔ اسی دن عصر کو ہم آزاد کشمیر باغ کیلئے روانہ ہوگئے۔ رات گئے وہاں پہنچے اور رات کا قیام جامعہ تعلیم القرآن باغ میں کیا۔ صبح ہمارے میزبان مجاہد اہلسنت مولانا ابرار صاحب حفظہ اللہ ہمیں لینے آئے اور ان کے ساتھ ہم باغ ہی کے ایک گاؤں ''ریڑہ'' میں ایک بنات کے مدرسہ میں پہنچے جہاں وہ بنات کو ردفرق باطلہ کورس کروارہے تھے یہاں مفتی صاحب نے آخری درس دیا ظہر کا کھانا یہیں کھایا اور ظہر کی نماز کے بعد مولانا ابرار صاحب کے گاؤں ساہلیاں ملدیالاں روانہ ہوگئے عصر کی نماز کے بعد وہاں کی مرکزی مسجد جامع مسجد مکی میں حضرت مفتی صاحب نے توحید وسنت کے موضوع پر شاندار بیان کیا جس میں کثیر تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مولانا ابرار کے پاس رات ان کے گھر ساہلیاں ملدیالاں ہی میں قیام کیا۔ اگلی صبح وہاں سے براستہ راولاکوٹ ہجیرہ آزاد کشمیر پہنچے جہاں ۲۵ جون جامعہ مدنیہ عربیہ ہجیرہ میں پڑھانا تھا۔ یہاں ہمارے میزبان ادارہ نور سنت کے مقامی امیر ومسؤل مولانا کامران نسیم صاحب تھے۔

الحمدللہ یہ مسجد علاقے میں اہل سنت کا مرکز ہے اور پورے علاقے کی مرکزی مسجد ہے۔ کسی بھی اونچے مقام سے اگر ہجیرہ کا نظارہ کیا جائے تو وسط میں سب سے اونچی جو سفید عمارت نظر آئی گی وہ جامعہ مدنیہ کی مسجد کا گنبد ہوگا۔ وہاں ۲۵ جون کو پہنچنے کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے حضرت مفتی

صاحب نے درس قرآن دیا جس میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔اسی دن جامعہ مدنیہ کے رئیس اور علاقے کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا کمال الدین آزاد صاحب سے بعد از نماز عصر ان کے گھر میں ملاقات وعیادت کی،حضرت دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔بہت خوش ہوئے اور خوب اکرام کیا۔یہاں ۲۵ اور ۲۶ جون دو دن پڑھانے کے بعد ہم ۲۶ جون کو لاہور کیلئے راونہ ہوئے۔جہاں رات ہم نے بھائی قمر رشید کے گھر قیام کیا۔حضرت قادری صاحب یہاں ہمارا انتظار فرما رہے تھے۔بھائی قمر رشید کو اللہ پاک جزائے خیر دے کہ ان کے دل میں اللہ نے علماء کی خوب قدر و قیمت ڈالی ہے۔ہمارے ساتھ بہت اکرام واعزاز والا معاملہ کیا۔اگلے دن ۲۷ جون کو مولانا زبیر صاحب کی دعوت پر ہم اردو بازاران کے مکتبے دارالنعیم پہنچے اور ظہر کا کھانا وہیں کھایا۔جس کے بعد ہم قادری صاحب کے ساتھ اردو بازار اور دربار مارکیٹ کی طرف نکل گئے تاکہ کتب خرید لی جائیں۔وہاں جاکر کتابیں خریدنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ جب آخری بار جیب میں ہاتھ ڈالا تو پتہ چلا کہ اب جیب میں کچھ بھی نہیں اور ہم کم وبیش ۱۰،۰۰۰ کی کتب خرید چکے ہیں۔الحمد للہ۔اس رات بھی قمر رشید بھائی کے پاس قیام کیا۔اور اگلی صبح ۲۸ جون کو جامعہ عثمانیہ بادامی باغ لاہور مولانا ذوالفقار صاحب کے مدرسہ میں پڑھایا۔رات انہی کے پاس قیام کیا۔اور اگلی صبح اختتامی سبق پڑھانے کے بعد ہم قریباً سہ پہر کو خانیوال جہانیاں کیلئے روانہ ہوگئے۔۳۰ جون و یکم جولائی کو ۶۰ سالہ قدیم معروف دینی درسگاہ جامعہ رحمانیہ میں پڑھایا۔وہاں ہمارے میزبانی جامعہ رحمانیہ کے رئیس وخطیب حضرت مولانا وجیہ الدین صاحب مدظلہ العالی نے کی۔حضرت بڑے ہی مجاہد آدمی ہیں۔اس مسجد پر ان سے پہلے جہانیاں کے ایم این اے کے والد قابض ہوگئے جس کا کام علماء کی توہین کے سوا کچھ نہ تھا اپنی چودہراہٹ کیلئے تمام درجات جامعہ سے ختم کروادئے تھے۔حضرت نے اس شخص سے جامعہ اور مسجد کو دوبارہ واگزار کرایا اور اب اس طاقتور ترین آدمی کے سامنے اللہ کی دین کی خاطر ڈٹے ہوئے ہیں۔اللہ پاک ان کی مدد فرمائے اور ثابت قدم رکھے۔یکم جولائی کو حضرت استاد جی رئیس المناظرین حضرت مولانا منیر اختر صاحب مدظلہ العالی بھی جامعہ رحمانیہ جہانیاں تشریف لے آئے۔اور عصر کے بعد ہمیں اپنے ساتھ اپنی مسجد جامع مسجد فاروقیہ غریب آباد جہانیاں لے گئے۔

حضرت استاد جی نے اس پیرانہ سالی کے باوجود جامعہ علویہ حیدریہ تلہ گنگ،بھور بن مولانا اسرار عباسی صاحب،رمک ڈیری اسماعیل خان،جامعہ خالد بن ولید پھنگی،جامعہ حیدریہ خیر پور

، جامعہ رحمانیہ جہانیاں، جامعہ عثمانیہ احمد پور شرقیہ، جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان گڑھ، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں پڑھایا۔ اللہ پاک ان کو صحت وتندرستی دے اور ان کا سایہ عاطفت تادیر ہم پر قائم رکھے آمین۔

رات کو بزرگ عالم دین مولانا ظفر قاسم صاحب کی دعوت پر ان کی عظیم الشان دینی درسگاہ جامعہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ٹینگی وہاڑی جانا ہوا عشاء کا کھانا وہیں کھایا۔ کچھ دیر حضرت سے مجلس رہی۔ اکابر کے بڑے ہی حیرت انگیز واقعات سنائے۔ رات کو قریبا ۱۱ بجے ہم قادری صاحب کے ساتھ کیونکہ قادری صاحب وہاں پڑھانے گئے ہوئے تھے اور اگلے دن جہانیاں میں بھی پڑھانا تھا جہانیاں قریبا ساڑھے بارہ بجے پہنچے۔ رات حضرت استاد جی کے پاس قیام کیا۔ علی الصبح حضرت قادری صاحب جامعہ رحمانیہ جہانیاں پڑھانے روانہ ہوگئے۔ اور ہم ناشتہ کرکے احمد پور شرقیہ سلطان المناظرین فاتح کاظمیت حضرت مولانا رمضان نعمانی صاحب حفظہ اللہ کے مدرسہ جامعہ عثمانیہ کیلئے روانہ ہوگئے کہ وہاں بھی دو دن پڑھانا تھا۔ حضرت نعمانی صاحب کچھ عرصہ سے کافی سخت علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل تھے ہماری آمد سے ایک رات قبل ہی وہ ہسپتال سے گھر پہنچے۔ ہم سے پہلے وہاں مولانا جمشید اقبال صاحب پڑھا رہے تھے، جنہوں نے وہاڑی میں حسن علی رضوی کی ناک میں دم کر رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ بے تہذیب زبان وقلم والا یہ مولوی جسے اس کی غلیظ زبان کی وجہ سے بریلوی بھی "سنیوں کی لیٹرین" بولتے ہیں صرف رضائے مصطفیٰ کے صفحات اور میلسی میں اپنے گھر کی چاردیواری میں "ضیغم اہلسنت" بنا ہوا ہے ورنہ اس کا اصل کردار کیا ہے ہر انصاف پسند میلسی کا رہنے والا اس کی گواہی دے گا۔ بہرحال جب وہاں پہنچے تو حضرت نعمانی صاحب مدظلہ العالی پہلے سے ہی انتظار میں تھے بڑے والہانہ انداز میں ہمارا استقبال کیا۔ یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ حضرت کی طبعیت کافی خراب تھی، کمزوری بہت تھی۔ مگر اس سب کے باوجود دو دن ہمارے ساتھ ہی رہے ہمارے کھانے آرام کی دیکھ بھال خود کرتے ایک ایک چیز کیلئے خادمین کو بولتے۔ کمزوری اور اتنی سخت علالت کے باوجود عصر میں جب احمد سعید کاظمی یا دیگر بریلویوں مولویوں کے ساتھ اپنے مناظرانہ قصے سناتے تو ایسے گرجتے جیسے کوئی شیر میدان میں کود پڑا ہو اور چھنگاڑ رہا ہو۔ کمزوری کے باوجود آواز میں وہی جوانوں والی کرختگی۔ فرمانے لگے کہ کورس پر پابندی کیلئے حامد سعید کاظمی نے پورا زور لگایا پولیس مجھے گرفتار کرنے کیلئے ہسپتال آئی مگر میں ڈٹا رہا اور کاظمی کو اپنے والد کی طرح شرمندگی اور ذلت کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس پیرانہ سالی میں بھی مسلکی

تصلب کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ فرمانے لگے کہ مجھے بہت سے علماء نے کہا کہ ہمارے پاس آجاؤ مگر موقف تھوڑا نرم کردو۔۔میں نے کہا ہرگز نہیں عقیدے پر سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ہمیں فرمانے لگے کہ بیٹا ڈٹ جاؤ۔۔دشمن بہت بزدل ہے۔یہاں چونکہ ہم ظہر میں پہنچے تھے اس لئے ظہر کے بعد اس فقیر نے پڑھایا اور اگلے دن صبح حضرت مفتی صاحب نے پڑھایا اور ظہر کے وقت ہم حضرت فاتح رضاخانیت مولانا رمضان نعمانی صاحب سے اجازت و رخصت لیکر براستہ بہاولپور کراچی کیلئے واپسی کے سفر پر روانہ ہوگئے۔

اہل السنۃ والجماعۃ کیلئے عظیم خوشخبری

الحمدللہ پاکستان بھر میں رد رضاخانیت پر کام کرنے والی جماعتوں و افراد کا ایک مشترکہ پلیٹ فارم ''جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ'' کے نام سے قائم کردیا گیا ہے۔متفقہ طور پر استاذ المناظرین سرمایہ ملت حضرت مولانا منیر احمد اختر صاحب مدظلہ العالی کو جماعت کا امیر نامزد کیا گیا ہے۔اور دو ماہی بدعت شکن رسالہ ''نور سنت'' جماعت کا ترجمان ہوگا۔مزید تفصیلات انشاءاللہ بعد میں شائع کی جائیں گی۔

شعبہ نشرواشاعت جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مناظرہ کوہاٹ کی ویڈیو اس کے علاوہ فاتح رضاخانیت مولانا ابو ایوب قادری صاحب کے ویڈیو بیانات، حضرت قادری صاحب کے خصوصی خطابات ''کوکب نورانی کا آپریشن''، ''ترجمہ کنز الایمان کا آپریشن''، ''دست و گریبان''، علمائے دیوبند پر اعتراضات کے جوابات پر مبنی ویڈیو DvDs حاصل کرنے کیلئے شام 7 بجے سے رات 10 بجے تک اس نمبر پر رابطہ کریں: 0333-8430534

ضروری التماس: بڑھتی ہوئی کمر توڑ مہنگائی، کاغذ کی درآمدی قیمت میں ہوشربا اضافہ نیز لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کام کو بروقت مکمل کرنے کے لیے اضافی اخراجات کے باعث نہ چاہتے ہوئے بھی ادارہ کو شمارے کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے، جو کہ **فی شمارہ صرف پانچ روپے** ہے ممکن ہے کہ قارئین حضرات اسے بوجھ نہیں سمجھیں گے اور ادارے کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

آپ کے تعاون کا طلبگار: ادارہ نور سنت پاکستان

مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بریلوی اکابرین کی نظر میں

محقق اہلسنت حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ احمد رضا خان کی نظر میں

مولوی احمد رضا خان اپنی بدنام زمانہ کتاب ''حسام الحرمین'' میں دیگر اکابرین اہلسنت کے ساتھ ساتھ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ فتوی صادر کرتے ہیں:

''خلاصہ کلام یہ کہ یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں اجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانھر اور در مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے''

(حسام الحرمین: ص ۷۵،۷۶)

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

''جب علماء حرمین طیبین زادھما اللہ شرفا وتکریما نانوتوی وگنگوہی وتھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہلسنت جاننا بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی وبدمذہب ہی نہیں قطعا کافر و مرتد ہے''۔

(عرفان شریعت: ص ۶۱،۶۲)

اسی طرح ایک اور ظالمانہ فتوی بھی ملاحظہ فرمائیں:

''قاسم نانوتوی۔۔۔رشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین ومتبعین وپیران ومدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے''۔

(فتاوی رضویہ: ج ۱۴: ص ۵۸۹، رضا فاونڈیشن لاہور)

مشتے نمونہ از خروارے ہم نے یہاں صرف تین فتوے ذکر کردیئے ہیں ورنہ آل قارون احمد

رضا خان افغانی کی قریباً ہر کتاب میں مسلمانوں کیلئے یہی فتوی ہوتا ہے کہ معاذ اللہ یہ مرتد ہیں، ان کا ذبیحہ مردار ہے ان کا نکاح کسی جانور سے بھی نہیں ہوتا ان سے جسم چھو جائے تو وضو کا اعادہ مستحب ہے ان کو بیٹیاں دینا ایسا ہے جیسے کسی کتے تلے بیٹی بچھا دی ہو۔ معاذ اللہ۔ اور ان سب مغلظات کا واحد سبب یہی ہے کہ ان سب اکابر دیوبند نے جن میں بالخصوص حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ بھی شامل ہیں توہین مصطفیٰ ﷺ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر بہتان طرازی اور احمد رضا خان صاحب کی شقاوت قلبی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی اور اکابرین دیوبند کامل درجے کے مسلمان بلکہ ولی اللہ تھے یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ خود بریلویوں کو بھی یہ بات مسلم ہے چونکہ اس وقت موضوع حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں لہٰذا ہم یہاں صرف حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق عبارات اور حوالہ جات کو نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

حجۃ الاسلام مولانا نانوتوی بریلوی اکابرین کی نظر میں

حضرت نانوتوی ولایت محمدیہ ﷺ پر فائز ہیں

مولوی نور بخش توکلی کا شمار بریلویوں کے جید اکابرین میں ہوتا ہے اور تذکرہ اکابر اہلسنت میں مولوی عبد الحکیم شرف قادری نے ان کو اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے مشائخ نقشبندیہ کے حالات پر ایک کتاب لکھی ہے اسی کتاب میں اپنے شیخ سائیں توکل شاہ انبالوی کا ایک خواب نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

> ”حضرت مخدومنا توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بر سبیل تذکرہ عاجز سے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں اور مولانا محمد قاسم دیوبندی دونوں حضور ﷺ کے پیچھے دوڑے کہ جلد حضور تک پہنچیں۔ مولانا محمد قاسم صاحب تو وہاں اپنا قدم رکھتے تھے جہاں حضور رسول اکرم ﷺ کے قدم مبارک کا نشان ہوتا تھا“۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ: ص 527 مشتاق بک کارنر لاہور)

الحمد للہ! قارئین کرام! اس مبارک خواب سے آپ اندازہ لگالیں کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کس قدر نبی ﷺ کی سنتوں اور پیروی کے پابند تھے کہ آپ کا کوئی بھی

قدم نبی ﷺ کے نقش قدم مبارک کے خلاف نہ پڑتا۔ ہم یہاں اس قسم کے واقعہ کی تشریح بریلوی شیخ الحدیث والتفسیر مولوی فیض احمد اویسی کے الفاظ میں کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

''ہر ولی کے قدم نبی کے قدم پر ہوتے ہیں اور میرا قدم میرے جد مکرم ﷺ کے قدموں پر ہے حضور کا قدم اٹھتے ہی میں نے اپنا قدم آپ کے نشان پر رکھا۔ میرا یہ قدم اقدام نبوت پر ہوتا ہے اس مقام کو نبی کے بغیر کوئی نہیں پا سکتا اور یہ بات جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے خاص تھی''۔

(تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبد القادر: ص ۲۱، مکتبہ اویسیہ بہاولپور)

ہم سمجھتے ہیں کہ سائیں توکل شاہ صاحب کے اس خواب پر اس سے بہتر تبصرہ نہیں کیا جا سکتا مولوی فیض اویسی نے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس بات کو نقل کیا ہے کہ ہر ولی کا قدم نبی پاک ﷺ کے قدم پر ہوتا ہے اور آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا قدم بھی نبی ﷺ کے قدم پر ہی تھا مگر یہاں بریلویوں کو ایک عقدہ حل کرنا ہوگا کہ جب اس مقام کو سوائے پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی اور حاصل نہ کر سکا تو حضرت نانوتوی نے اس مقام کو کیسے پالیا؟؟؟۔ بینوا وتوجروا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں ''ولایت محمدیہ ﷺ'' کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اس طرح کہ ولایت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے اولیاء کے اجسام طاہرہ کو بھی اس ولایت کے درجات کمالات سے حصہ ملتا ہے''۔

اب وہ اولیاء اللہ کون ہیں جنہیں یہ مقام حاصل ہوتا ہے؟ آگے خود اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ:

''اور وہ اولیاء جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال متابعت سے موصوف ہیں اور آپ کے قدم مبارک کے نیچے چلتے ہیں انہیں بھی اسی مرتبہ مخصوصہ سے حصہ ملتا ہے''۔

(مکتوبات: دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۳۵، مترجم مولوی سعید احمد بریلوی)

اس حوالے کو تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ سے ملائیں تو نتیجہ خود ظاہر ہو جائے گا کہ حضرت حجۃ الاسلام ''ولایت محمدیہ''

سے متصف تھے۔ فللہ الحمد۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان اللہ اور اس کی بارگاہ میں مقبول ہے

مولوی نور بخش توکلی صاحب نے ایک کتاب لکھی جس کے متعلق بریلوی حضرات کا یہ کہنا کہ یہ کتاب اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوئی اور وہاں سے اسے شرف قبولیت بخشا گیا اس کتاب میں توکلی صاحب لکھتے ہیں:

''مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ''

(سیرت رسول عربی: ص ۵٦٣ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

ہم بریلوی حضرات سے سوال کرنا چاہتے ہیں کہ کیا منکر ختم نبوت کو ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہنا جائز ہے؟

خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب

بریلویوں کے قمر الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا محمد قاسم صاحب کو مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی قضیہ فرضیہ کو قضیہ واقعہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا''۔

(ڈھول کی آواز، ص ١١٦، ثنائی پریس سرگودھا)

غور فرمائیں بقول قمر الدین صاحب کے اعتراض کرنے والوں میں اتنی عقل اور سمجھ بوجھ ہی نہیں کہ وہ ''تحذیر الناس'' کو سمجھ سکیں۔ خیال رہے کہ قمر الدین سیالوی صاحب کے اس موقف کی تصدیق بریلویوں نے بھی کی چنانچہ حاجی محمد مرید احمد چشتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضور شیخ الاسلام سیالوی نے ایک مرتبہ کسی دیوبندی مولوی کے سامنے مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے بارے میں چند الفاظ فرمائے، اسے خانوادہ دیوبند نے بڑے پیمانے پر شائع کیا''۔

(فوز المقال: ج ۳ ص ۵۵۳، انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ)

خواجہ غلام فرید چاچڑاں

''مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید اور خلیفہ اکبر ہیں۔ان کے اور خلفاء بھی بہت ہیں چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحبؒ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرہم۔۔۔اگرچہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مبانی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مشہور ہیں لیکن دراصل یہ دارالعلوم حضرت حاجی امداداللہ قدس سرہ کے حکم پر جاری ہوا۔

(مقابیس المجالس:ص ۳۵۲)

اس ملفوظ پر مندرجہ ذیل حاشیہ لکھا گیا ہے:

''حضرت خواجہ صاحب کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہم علمائے دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے حالانکہ بعض صوفی حضرات غلط فہمی سے ان کو وہابی کہتے ہیں''۔

مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کو بریلوی مورخ ملت عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے اپنے اکابر میں تسلیم کیا ہے۔اور اپنی کتاب ''تذکرہ اکابر اہلسنت'' کے صفحہ ۳۹۱،۳۹۲ پر انکا تفصیلی ذکر کیا ہے ان کی ایک معروف کتاب ''حدائق الحنفیہ'' کے متعلق قادری صاحب لکھتے ہیں کہ

''حدائق الحنفیہ (حنفی علماء کا تذکرہ) وغیرہ وغیرہ اس کتاب کو سب سے زیادہ شہرت ملی''۔

(تذکرہ اکابر اہلسنت:ص ۳۹۲ نوری کتب خانہ)

آئے دیکھتے ہیں کہ اس ''حدائق الحنفیہ'' میں مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کن الفاظ میں ملتا ہے

''مولانا محمد قاسم بن شیخ اسد علی بن غلام بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبدالسمیع بن مولوی ہاشم نانوتوی ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے

نام تاریخی آپ کا خورشید حسین ہے ۔ علامہ عصر، فہامہ دہر، فاضل متبحر، مناظر، مباحث، حسن التقریر، ذہین، معقولات کے گویا پتلے تھے ۔ آپ لڑکپن سے ہی ذہین، طباع، بلند ہمت، تیز و وسیع حوصلہ، جفاکش جری تھے ۔ مکتب میں اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ اول رہتے تھے ۔ قرآن شریف بہت جلد ختم کرلیا ۔ خط اس وقت بھی سب لڑکوں سے اچھا تھا ۔ نظم کا شوق اور حوصلہ تھا اپنے کھیل اور بعض قصے نظم فرماتے اور لکھ لیتے تھے چھوٹے چھوٹے رسالے اکثر نقل کئے عربی آپ کو شیخ نہال احمد نے شروع کروائی، پھر آپ سہارنپور میں اپنے نانا کے پاس چلے گئے اور وہاں مولوی محمد نواز سے کچھ فارسی اور عربی کتابیں پڑھیں ۔ ۱۲۶۰ میں مولوی مملوک علی کے پاس دہلی میں تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اور حدیث کو شاہ عبدالغنی محدث سے پڑھا جب تحصیل سے فارغ ہوئے تو چندے مدرسہ عربی سرکاری واقع دہلی میں مدرس رہے پھر مطبع احمدی میں تصحیح کتب پر مقرر ہوگئے اور تحشیہ و تصحیح بخاری شریف کا کام انجام دیا ۔ آپ کا قول ہے کہ بایام طالب علمی میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور مجھ سے ہزاروں نہریں نکل کر جاری ہو رہی ہیں جناب والد صاحب سے ذکر کیا تو فرمایا کہ تم سے علم دین کا فیض بہ کثرت جاری ہوگا ۔ ۱۲۷۷ھ میں حج کیا اور دیوبند کے عربی مدرسے کے سرپرست مقرر ہوئے ۔ ۱۲۸۵ھ میں پھر حج کو چلے گئے اور مراجعت کے بعد دہلی میں واپس آکر تدریس و تشہیر علوم میں مشغول ہوئے ۔ سب کتابیں بے تکلف پڑھاتے اور اس طرح کے مضامین بیان فرماتے کہ نہ کسی نے سنے نہ کسی نے سمجھے، اور عجائب و غرائب تحقیقات ہر فن میں کرتے جس سے تطبیق اختلاف اور تحقیق ہر مسئلہ کی بیخ و بن تک ہو جاتی تھی ۔ پادری تاراچند کو آپ نے مباحثہ میں ساکت کیا ۔ ۱۲۹۳ھ میں چاند پور ضلع شاہجہانپور میں جو تحقیق مذہبی کا ایک میلہ قائم ہوا تھا اور ہر مذہب کے عالم وہاں جمع ہوئے تھے اس میں آپ نے ابطال تثلیث و

شرک اور اثبات توحید کو ایسا بیان کیا کہ حاضرین جلسہ مخالف و موافق مان گئے ۱۲۹۴ھ میں پھر اس میلہ میں پنڈت دیانند سرسوتی کے ساتھ گفتگو کی اور بحث وجود اور توحید کا ایسا بیان کیا کہ حاضرین کو سوائے سکوت اور استماع کے اور کچھ کام نہ تھا پھر عیسائیوں سے تحریف میں گفتگو ہوئی اور عیسائی ایسے بے سروپا بھاگے کہ ٹھکانہ نہ معلوم ہوا حتی کہ اپنی بعض کتابیں بھی بھول گئے۔ ان مباحثوں کا حال آپ نے ایک رسالے میں مرتب کیا اور اسکا نام حجۃ الاسلام رکھا اسی سال آپ پھر حج کو تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو تپ میں مبتلا ہو کر کسی قدر عرصہ تک بیمار رہے۔ اسی عرصہ میں دیانند سرسوتی نے پھر مسلمانوں کے مذہب استقبال قبلہ پر اعتراض کرنا شروع کیا جسکے جواب میں آپ نے ایک رسالہ قبلہ نما تصنیف کیا۔ یوم پنجشنبہ ظہر کے وقت ۴ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ میں ذات الجنب اور تپ کے عارضہ سے وفات پائی اور قصبہ نانوتہ میں دفن کئے گیے۔ مباحث روشن نفس آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ سے مولوی محمد حسن دیوبندی اور مولوی فخر الحسن گنگوہی اور مولوی احمد حسن امروہی وغیرہ وغیرہ نے پڑھا"۔

(حدائق الحنفیہ: ص ۴۹۱ تا ۴۹۳، نولکشور پریس لکھنو ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ مطابق شعبان ۱۳۲۴)

اس کتاب کے مقدمے میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ وجہ تالیف لکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"میں مفتقر الی الصمد فقیر محمد جہلمی بن حافظ محمد سفارش مرحوم مدت سے اس زمانہ کے اکثر غیر مقلدین کو جو اپنے آپ کو ہمچو دیگرے نیست سمجھتے ہیں اپنی جہالت سے علمائے کرام خصوصا فقہاء عظام حنفیہ رحمہم اللہ کی تحقیر و توہین کرتے دیکھتا اور ان کے حق میں طرح طرح کے طعن علمی کرتے سنتا تھا اور تعجب سے کہتا تھا کہ الٰہی ان لوگوں کی عقل و سمجھ پر کیا پتھر پڑ گئے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنی عمدہ تصانیف و توالیف کے ذریعہ سے علم شریعت کو اطراف و اکناف عالم میں پھیلایا اور محض جن کے طفیل سے علم رسالت پناہی ان تک پہنچا انہیں پھر یہ عقل کے پتلے اپنی سوء فہمی سے بے علمی و بے

بضاعتی علوم قرآن وحدیث کا دھبہ لگاتے ہیں۔

اور چاہتا تھا کہ فقہاء عظام وعلمائے کرام حنفیہ کے تراجم وحالات میں ایک مفصل کتاب لکھوں اوران کے مدح ومراتب علوم حدیث وفقہ وغیرہ کو جو اس وقت کے علماء وفضلاء کو انکا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہوا مع سلسلہ سند تلمذ وروایت وتاریخ ولادت ووفات وغیرہ حالات کے ایسی خوبی وخوشی اسلوبی سے معرض تحریر میں لاؤں کہ جسکو دیکھ کر یہ بے ادب وگستاخ خود بخود منفعل وشرمسار ہو جائیں"۔

(حدائق الحنفیہ: ص۲،۳۔)

مندرجہ بالا عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر علماء وفقہاء احناف میں ہوتا ہے۔

(۲) قرآن وحدیث میں علماء کی جتنی فضیلتیں آئیں ہیں مولانا ان سب کے حقدار ہیں۔

(۳) ان علماء کی تصانیف وتوالیف (جن میں مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحذیر الناس بھی شامل ہے) دنیا کے کونے کونے تک علم رسالت کو پہنچانے کا ذریعہ بن رہی ہے۔

(۴) ان پر اعتراض کرنے والے غیر مقلدین نظریہ رکھنے والے ہیں۔

(۵) موجودہ زمانے کے علماء (جن میں مولوی احمد رضا خان بھی شامل ہے) ان علماء کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

(۶) ان کی تصانیف پر اعتراض کرنے والے ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنانے والے جاہل ہیں اوران کی عقل وسمجھ پر پتھر پڑ چکے ہیں۔

(۷) آج بریلوی جن علوم رسالت کا دعوی کررہے ہیں وہ بھی انہی اکابرین امت کے طفیل سے ان تک پہنچا۔

(۸) فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب اسی لئے لکھی کہ شائد ان اکابرین امت کے حالات پڑھ کر ان پر اعتراض کرنے والے خدا کا خوف کریں اور یہ بے ادب وگستاخ شرمسار ہوں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ بریلوی حضرات نے جہلمی صاحب کی کتاب جن کو یہ اپنے اکابر میں شمار کرتے ہیں میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پڑھ کر یقیناً اپنے

کرتوتوں پر شرمسار ہورہے ہونگے ۔اور آئیندہ حضرت کی شان میں گستاخیوں اور بے ادبیوں سے سچی توبہ کریں گے۔

حضرت فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی مرحوم

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی جنہیں بریلوی بھی اپنے اکابرین میں سے مانتے ہیں بلکہ احمد رضا خان صاحب کے دوستوں میں ان کا شمار کرتے ہیں ان کے خلیفہ شاہ تجمل حسین صاحب بہاری اپنی کتاب ''کمالات رحمانی''میں لکھتے ہیں کہ:

> ''اب جو بیعت کا عزم ہوا کہ مجھ کو عقیدت اور غلامی مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھی ۔آپ (یعنی حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب) کو کشف سے معلوم ہوا آپ نے حضرت مولانا (یعنی مولانا محمد قاسم صاحب) کی تعریف کی کہ اس کم سنی میں ان کو ولایت ہوگئی۔

(فیصلہ خصومات از محکمہ دار القضات:ص۳۶،مکتبہ امداد الغرباء سہارنپور باردوم)

حالتِ نوم میں بھی حضرت نانوتوی رحؒ کا دل ذاکر تھا

مولانا برکات احمد صاحب اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

> ''والد ماجد (مولانا حکیم دائم علی) مولانا محمد قاسم کے خواجہ تاش تھے اس لئے ایک بار مجھے ان سے ملانے کیلئے دیوبند لے گئے تھے، جب ہم پہنچے تو مولانا چھتہ کی مسجد میں سو رہے تھے مگر اس حالت میں بھی ان کا قلب ذاکر تھا اور ذکر بھی بالجہر کررہا تھا''۔

(مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت اور علوم ۔ص:۱۸۶۔ برکات اکیڈمی کراچی ۱۹۹۳)

اللہ اکبر اللہ کے ایسے کامل ولی جس کا دل حالت نوم میں بھی اللہ، اللہ کی ضربیں لگا رہا ہوا سے معاذ اللہ کافر کہنا پرلے درجے کی شقاوت قلبی نہیں تو اور کیا ہے؟

مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حکیم محمود احمد برکاتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

> ''مولانا معین الدین اجمیری نے ایک استفتا کے جواب میں کہ کیا (شاہ

اسماعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد) کافر ہیں؟ تحریر فرمایا تھا کہ یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں'' ۲۰۷ براۃ الابرار''۔

(مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت اور علوم۔ص:۱۸۵۔ برکات اکیڈمی کراچی ۱۹۹۳)

غلام محی الدین شاہ بریلوی

بریلوی استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ سید غلام محی الدین شاہ سلطان پوری شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی اپنی کتاب میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام یوں لکھتے ہیں:

''مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ''۔

(دعوۃ الحق فی جواب معیار الحق۔ص:۱۰۱۔ رضا پبلیشرز ۱۹۹۶)

مگر برا ہو تعصب کا کہ لاہور کے جس مکتبے سے ہمیں یہ کتاب ملی اس مکتبے کے بریلویوں نے رحمۃ اللہ علیہ پر کالا جلی قلم پھیر کر مٹانے کی کوشش کی وہاں تین چار نسخے پڑے ہوئے تھے اور سب پر یہی حرکت کی گئی تھی مگر الحمد للہ رحمۃ اللہ علیہ اب بھی تھوڑا سا غور کر کے صاف پڑھا جا سکتا ہے۔

مولوی نقی علی خان افغانی

ڈاکٹر حسن بریلوی لکھتا ہے کہ:

''سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس تنازعہ میں ان تمام علماء نے جو صحت اثر ابن عباس کے قائل نہ تھے مولانا نانوتوی کی تکفیر کی مگر مولانا نقی علی خان نے انتہائی احتیاط سے کام لیا اور مولانا نانوتوی کی تکفیر نہیں کی اور ان کے عقیدہ کو عقیدہ اہل سنت کے خلاف قرار دیا۔ اس کا ثبوت مفتی حافظ بخش آنولوی کی مندرجہ ذیل تحریر ہے:

مولوی صاحب ممدوح کو کسی کی تکفیر مشتہر کرنے سے کیا غرض تھی۔ نہ آپ کی یہ عادت۔ مسائل جو مہر کے واسطے آتے ہیں جواب علیحدہ لکھ دیتے ہیں کسی کی تحریر سے تعرض نہیں کرتے''۔ تنبیہ الجہال۔ص:۲۲''۔

(مولانا نقی علی خان۔ص:۱۱۰۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

مولوی نذیر احمد صاحب رامپوری بریلوی

''مجھ کو خوف اسکا ہے کہ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے جو دیوبند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی اہل اسلام کو علم دین کی راہ بتلائی''۔

(البوارق اللامعہ: ص ۲۴: در مطبع پرسادت واقع بمبئی)

مولانا نذیر احمد صاحب کا تعلق اہل بدعت کے طبقے سے ہے انہوں نے براہین قاطعہ کا رد بوارق لامعہ کے نام سے لکھا انوار ساطعہ پر ان کی تقریظ بھی موجود ہے۔آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ صاحب حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو مرحوم اور علوم دین کا ناشر مان رہے ہیں۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

ان کے بارے میں مفتی عبدالمجید آف رحیم یار خان لکھتا ہے کہ:

''دیوبندی حضرات خوش فہمی سے سنی عالم دین حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی کثرت تصانیف کی بناء پر اپنے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ایں خیال است ،ومحال است وجنوں۔۔ ''۔(تنبیہات۔ص:۱۲۴)

حضرت لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''مولوی محمد قاسم النانوتوی هو فاضل كامل مستعد جيد .... نانوتة بلدة من اضلاع سهارنفور و مدفنه في بلدة ديوبند فرحمه الله''۔(مقدمہ عمدۃ الرعایہ۔ص:۲۹)

عالی جناب مرزا آفتاب بیگ چشتی نظامی

تحفۃ الابرار اس کتاب پر لکھا ہے کہ:

ترتیب ومقدمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ایم اے

اس میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف یوں لکھا

''حضرت مولوی محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت: نانوتہ، ہندوستان۔

مقام مزار شریف: دیوبند ضلع سہارنپور۔

حوالہ کتب: انوار العارفین۔

آپ رؤسائے شیوخ صدیقی قصبہ نانوتہ کے ہیں۔آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ معروف کی حضرت حاجی محمد امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور حدیث کی سند حضرت شاہ عبد الغنی مجددی سے حاصل کی تھی۔محققانہ و عارفانہ کلام حقائق و معارف میں آپ کا تھا۔اثبات وجودی میں رطب اللسان تھے۔توحید وشہودی سے بھی انکار نہیں رکھتے تھے"۔

(تحفۃ الابرار۔ص:۲۴۷۔مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

مولوی دیدار علی شاہ

مولوی ابوالحسنات قادری کے والد مولوی دیدار علی شاہ صاحب مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"اور مولانا و استاذنا رئیس المحدثین مولانا محمد قاسم صاحب مغفور حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم و مغفور محدث سہارنپوری کے فتوے اجوبہ سوالات خمسہ کی نقل زمان طالب علمی میں کی ہوئی احقر کے پاس موجود ہے"۔

(رسالہ تحقیق المسائل:ص ۱۳ مطبوعہ لاہور پرنٹنگ پریس طبع ثانی)

پیر کرم شاہ بریلوی ازہری

پیر کرم شاہ بریلوی جن کا شمار بریلوی اکابرین میں ہوتا ہے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ:

"حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلاما متشابہات سے ہے اور اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ امکان سے خارج ہے لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت [illegible] سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کیلئے

سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے''۔

(خط پیر کرم شاہ)

مگر افسوس کہ اس ''سرمہ بصیرت'' سے احمد رضا خان صاحب کام نہ لے سکے۔ پیر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

''یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے''۔

(تحذیر الناس میری نظر میں: ص ۵۸، ضیاء القرآن پبلیشرز)

اس حوالے سے صراحتا ثابت ہوا کہ اگر کوئی تعصب کی عینک اتار کر تحذیر الناس کو پڑھے تو اسے اس میں ختم نبوت کا انکار نہیں بلکہ حقیقت محمدیہ کی معرفت اور ہر بار پڑھنے پر ایک نیا سرور حاصل ہوگا۔

پیر مہر علی شاہ صاحب اور پیر جماعت علی شاہ صاحب

پیر کرم شاہ بھیروی کا خلیفہ حافظ احمد بخش صاحب تحذیر الناس کی عدم تکفیر کے متعلق اپنے پیر کرم شاہ کا دفاع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''تحذیر الناس والی عبارت کے بارے میں ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طرف پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے موقف پر عمل کیا''۔

(جمال کرم۔ ج:۱ ص:۶۹۶۔ بار اول ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

حافظ بخش صاحب نے اس عبارت میں اقرار کیا کہ اگر پیر بھیروی نے تکفیر نہیں کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پیر جماعت علی شاہ اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے بھی تکفیر نہیں کی تھی۔

بریلوی چراغ گولڑہ پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتا ہے کہ:

''میں نے کہا کہ ہمارے حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ کسی کلمہ گو کو کافر یا مشرک کہنے کے حق میں نہیں تھے اور نہ کبھی آپ نے کسی دیوبندی کو کافر یا

مشرک قرار دیا''۔

(راہ ورسم منزل ہا۔ص:۲۶۶۔مہریہ نصیریہ پبلی شرز ۲۰۰۶)

اس اقرار سے بھی معلوم ہوا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے کسی بھی دیوبندی بشمول مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر نہیں کی نہ وہ اس تکفیر بازی کے قائل تھے۔

مولانا نانوتوی اور علمائے فرنگی محل

مولوی احمد رضا خان کے دیرینہ دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی جنہیں بریلوی اپنے اکارین میں سے شمار کرتے ہیں خاص کر ہندوستان میں خوشتر نورانی بریلوی کا رسالہ جام نور تو انہیں اپنے قائدین میں سے شمار کرتا ہے۔یہ مولانا عبدالباری صاحب علمائے دیوبند کے بارے میں اپنے اور اپنے اکابرین اور علمائے فرنگی محل کا موقف ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

''ہمارے اکابر نے اعیان علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کی ہے اس واسطے کو حقوق اہل اسلام کے ہیں ان کو ان سے کبھی محروم نہیں رکھا مولوی قاسم صاحب کے نام کے خط وکتابیں ہمارے پاس موجود ہیں''۔

(الطاری الداری: حصہ دوم،ص ۱۶ حسنی پریس بریلی)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ مولانا عبدالباری اور ان کا خاندان علمائے دیوبند کو مسلمان سمجھتے تھے اور اس کی وجہ بھی لکھ دی کہ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کے دیرینہ تعلقات تھے اور خط و کتابت بھی ہوتی تھی انہیں خطوط کو پڑھ کر مولانا عبدالباری صاحب نے یہ یہ اصولی موقف اپنایا۔

مولوی خلیل خان برکاتی بریلوی

''فقیر کا موقف بفضلہ تعالی بعد تحقیق صحیح کے اکابر علماء دیوبند یعنی مولوی اشرف علی صاحب مرحوم،مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وغیرہ کے بارے میں یہ ہے کہ فقیر ان کو کافر ومرتد کہنے کے سخت خلاف ہے کیونکہ امر محقق یہی ہے پھر یوم قیامت کے ہولناک حالات کا اندیشہ اور اپنے دین و ایمان کا تحفظ اور حساب کے دن کی سہولت اسی میں ہے احادیث صحیحہ میں فرمایا گیا ہے کہ اس نشان کی زد میں دو میں سے ضرور آئے گا یا وہ جس کو کہا

گیا یا جس نے کہا"۔

(انکشاف حق: ص ۳۷،۳۸)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور اکابرین دیوبند کی تکفیر کرنے والوں کو نہ تو یوم حساب کا کوئی اندیشہ ہے نہ اپنے دین وایمان کے تحفظ کی کوئی پرواہ۔

اسی طرح حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ:

ان تصریحات کے بعد کون مسلمان باانصاف یہ کہے گا کہ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ آخری نبی نہیں اس کو تو وہ خود صاف صاف تصریح فرمار ہے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کو جو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے بلکہ اس میں تامل کرے وہ بھی کافر ہے"۔

(انکشاف حق: ص ۱۱۴،۱۱۵)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"جو شخص مجھ سے محبت وعقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ (جو کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے اگرچہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں۔ اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان کے ایسے لوگ زمانے میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا خدا ان کی عمر میں برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند مرتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم ﷺ کے صدقے میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے"۔

(ضیاء القلوب: ص ۷۲،۷۳)

حاجی امداداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ خود بریلوی حضرات کے ہاں کیا ہے اس کیلئے بندہ صرف ایک حوالہ دینے پر اکتفاء کرے گا مولوی عبدالسمیع رامپوری صاحب حاجی صاحب کو ان القابات سے نوازتے ہیں:

''اختتام کلمات بکلمات طیبات مرشد زماں ہادی دوراں حضور مرشدی مولائی ثقتی ورجائی المشتہر بالالسنۃ والافواہ الحافظ الحاج المہاجر مولانا شاہ امداداللہ متع اللہ المسلمین بامدادہ وارشادہ وتقواہ''۔

(انوار ساطعہ: ص ۵۵۵، ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

یاد رہے کہ ''ضیاء القلوب'' کو مولوی حنیف قریشی نے اپنی کتاب ''نداء الاخیار'' میں حاجی صاحب کی کتاب تسلیم کیا ہے اور یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ مولانا نانوتوی صاحب سمیت جید اکابرین دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حضرت حاجی صاحب نے ان دو حضرات کیلئے دعا کی کہ ان کا فیض تاقیامت جاری رہے الحمدللہ یہ اسی دعا کی برکت ہے کہ رضاخان سمیت ہر چھوٹے بڑے اعلی حضرتی بریلوی نے ان علماء کو بدنام کرنے اور عوام میں ان کا اثر رسوخ کم کرنے کی ہر ممکن اور سر توڑ کوشش کی مگر الحمدللہ یہ اسی دعا کا اثر ہے کہ ان کا فیض ایسا جاری ہوا اور مسلک دیوبند کے اثر رسوخ اور فیض رسانی کا اندازہ اس سے لگالیں کہ حال ہی میں ''تحفظ ناموس رسالت'' کے متعلق خود صاحبزادہ ابوالخیر یہ تسلیم کرچکے ہیں کہ اگر دیوبند اور دیگر جماعتیں ساتھ نہ دیتی تو ہم بریلوی اکیلے کبھی ناموس رسالت کے قانون کا تحفظ نہیں کرسکتے تھے، مگر کتنے افسوس کی بات ہے اور کس قدر ڈھٹائی اور سینہ زوری کا مظاہرہ ہے کہ جن کے دم خم سے اس ملک میں پیارے آقا ﷺ کے تحفظ کا قانون موجود ہے آج انہیں کو گستاخان رسول کہا جاتا ہے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر علماء میں ہوتا ہے

''حضرت حاجی صاحب مغفور یوپی تھانہ بھون کے رہنے والے۔ تعلیم و تربیت دہلی میں ہوئی ۱۸۵۷ کے ہنگامہ کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کرگئے تھے اور وہاں مثنوی مولانا روم اور امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم کا درس

دیتے اور یہیں آپ نے ارشاد ہدایت کا سلسلہ جاری کیا تھا۔ خود حضرت حاجی صاحب قبلہ شاہ محمد اسحاق نواسہ شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے داماد شاگرد مولانا نصیر الدین دہلوی کے ہاتھ سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھے اور شاہ صاحب ہی کے ایک اور خلیفہ نور محمد جھنجھانوی سے چاروں سلسلوں میں بالعلوم اور طریقہ چشتیہ میں بالخصوص تکمیل سلوک کی تھی۔ ہندوستان کی دیگر اکابر ہستیاں بھی مثلاً مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند، مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مولانا عبدالسمیع رامپوری (مولف انوار ساطع) مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھیں۔۔۔"۔

(تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور۔ ص:۱۹۸۔ مکتبہ نبویہ)

پاکباز ہستیاں

یسین اختر مصباحی بریلوی لکھتا ہے:

"مولانا محمد قاسم نانوتوی م ۱۲۹۷ء۔ ۲۔ مولانا رشید احمد گنگوہی م ۱۳۲۳ء ۔۳۔ شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی م ۱۳۳۹ء۔ ۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی م ۱۳۶۲ء۔ ۵۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری۔۔۔۔۔ مگر یہ "پاکباز ہستیاں" فرماتی ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ ہم نے کچھ نہیں لکھا۔ ہم پر بے جا الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ ہم ان سے بالکل بری ہیں۔۔"۔

(امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات۔ ص:۸۲۔ رضوی کتاب گھر دہلی)

خلاصہ کلام: قارئین کرام غور فرمائیں کہ احمد رضا خان صاحب نے علمائے دیوبند کیلئے بالعموم اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بالخصوص یہ فتوی دیا کہ:

"یہ گستاخان رسول ﷺ ہیں کافر مرتد ہیں ان کو مسلمان سمجھنے والا بلکہ ان کے کفر میں توقف کرنے والا بھی انہی کی طرف کافر ومرتد ہے ان کا ذبیحہ حلال نہیں ان کا نکاح کسی جانور سے بھی نہیں ہوتا ان کی توہین فرض ہے ان سے سلام کلام دعا جلوس سب حرام ہے معاذ اللہ"۔

مگر دوسری طرف نور بخش توکلی صاحب، خواجہ غلام فرید صاحب، فقیر محمد جہلمی صاحب، پیر کرم شاہ ازہری، مولوی دیدار علی، نذیر احمد دہلوی، علمائے فرنگی محل، مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی، خواجہ قمر الدین سیالوی، خلیل خان برکاتی، پیر زادہ اقبال فاروقی صاحب، نقی علی خان صاحب، علامہ عبدالحی صاحب، پیر جماعت علی شاہ صاحب، مولانا دائم علی شاہ، مولانا برکات احمد، مولانا معین الدین اجمیری، پیر مہر علی شاہ صاحب جو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو کامل درجے کا مسلمان، ولی اللہ سمجھتے ہیں کیا یہ سب حضرات احمد رضا خان افغانی کے فتووں کی زد میں نہیں آتے؟ اور جو بریلوی ان حضرات کو اپنے اکابر میں تسلیم کرتے ہیں کیا وہ بھی احمد رضا خان صاحب کے فتووں سے کسی طرح بچ سکتے ہیں؟

اب ہم آخر میں مولوی صابر حسین بریلوی کی ایک فیصلہ کن عبارت نقل کرتے ہیں مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

> ''پیش نظر مقالے میں چند تاثرات وخیالات علماء دیو بند بطور نمونہ مشتے از خردوارے پیش کر رہے ہیں جن سے ہر منصف مزاج حق شناس پر اعلی حضرت قدس سرہ کی حقانیت وصداقت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ دیو بندی حضرات کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ دل سے حسد وبغض جلتے انگاروں کو تعصب وتنگ نظری کی بلاء کو ذہن سے نکال کر اپنے اکابرین کے قلمی کارناموں کا مطالعہ بنظر انصاف کریں اور عظیم شخصیت کو بدنام کرنے سے باز رہیں''۔

(معارف رضا۔ص:۲۴۹۔مجلہ ۱۹۹۱ شمارہ یازدہم)

اب یہی بات ہم بریلویوں سے کہیں گے کہ:

پیش نظر مقالے میں چند تاثرات وخیالات ایسے علماء کے پیش کئے گئے ہیں جسے بریلوی اپنے اکابرین میں سے مانتے ہیں بطور نمونہ مشتے از خردوارے پیش کئے گئے ہیں جن سے ہر منصف مزاج حق شناس پر مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی حقانیت وصداقت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ بریلوی حضرات کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ دل سے حسد وبغض جلتے انگاروں کو تعصب وتنگ نظری کی بلاء کو ذہن سے نکال کر اپنے اکابرین کے قلمی کارناموں کا مطالعہ بنظر انصاف کریں اور عظیم شخصیت کو بدنام کرنے سے باز رہیں۔

بشریت ونورانیت انبیاء علیہم الصلوۃ السلام

شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ

سوال: جناب مکرمی مولانا صاحب! السلام علیکم

بعدہ عرض ہے کہ آپ کا رسالہ ''بینات'' شاید پچھلے سال یعنی ۱۹۸۰ کا ہے اس کا مطالعہ کیا جس میں چند جگہ کچھ اس قسم کی باتیں دیکھنے میں آئیں کہ جن کی وضاحت ضروری ہے کیونکہ میں نے اور دیگر حضرات کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے جس سے آپ کی بات اور ان حضرات کی بات میں بڑا فرق ہے یا تو آپ ان کے خلاف ہیں؟ یا ان کی تحریروں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

مثلاً: نمبر ا، ص ۳۵: ''آپ ﷺ اپنی ذات کے لحاظ سے نہ صرف نوع بشر میں داخل ہیں، افضل البشر ہیں، نوع انسان کے سردار ہیں۔ آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں، بشر اور انسان دونوں ہم معنی لفظ ہیں''۔ لیکن جب میں دوسرے حضرات کی تصنیف کو سامنے رکھتا ہوں تو زمین آسمان کا فرق محسوس ہوتا ہے آخر اس کی کیا وجہ، حالانکہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

> ''اصل عبارت'' امت نے اتفاق کیا ہے کہ وہ معرفتِ شریعت میں سلف پر اعتماد کریں گے، چنانچہ تابعین نے صحابہ پر، تبع تابعین نے تابعین اور اسی طرح ہر طبقہ کے علماء نے اپنے سے پہلوں پر اعتماد کیا ہے۔(۱)

امید ہے کہ اگر دین کا سمجھ دار طبقہ یا کم از کم جو حضرات تبلیغ دین میں قدم رکھتے ہیں وہ تو اس طریقہ کو اختیار کریں تا کہ دین میں تواتر قائم رہے اب مندرجہ بالا مسئلہ میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور ﷺ صرف بشر ہیں مگر افضل ہیں انسانوں کے سردار اور آدم علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں یعنی حضور ﷺ کی حقیقت بشر ہے۔ مگر حکیم الامت جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی تصنیف ''نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب'' میں پہلا باب ہی نور محمدی ﷺ پر لکھا ہے جس میں حضور ﷺ کی پیدائش اللہ تعالٰی کے نور سے اور حضور ﷺ کے نور سے ساری کائنات کی پیدائش کا اظہار کیا ہے اور اس ضمن میں چند احادیث بھی روایت کی ہیں جن میں یہ ذکر بھی ہے کہ حضور ﷺ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے پاس نور تھے۔ اور یہ بھی ہے کہ میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدمؑ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔(۲)

اور جناب رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں" امداد السلوک " میں:

"اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ سایہ نہ رکھتے تھے اور ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں"۔ (۳)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے (دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۰۰ میں) فرمایا جس سے چند باتوں کا اظہار ہوتا ہے:
۱: حضور ﷺ ایک نور ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: خلقت من نور الله "میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔" ۲: آپ نور ہیں اور آپ کا سایہ نہ تھا۔ ۳: آپ نور ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و مصلحت کے پیش نظر بصورت انسان ظہور فرمایا۔ (۴)

مطلب یہ کہ مجدد صاحب بھی آپ کی حقیقت کو نور ہی مانتے ہیں لیکن قدرت خداوندی نے مصلحت کے تحت شکل انسانی میں ظہور کیا۔ رسالہ "التوسل" جو مولوی مشتاق احمد صاحب دیوبندی کی تصنیف ہے اور مولوی محمود الحسن صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، اور مفتی محمد شفیع صاحب علماء دیوبند کی تصدیقات سے مؤید ہے، اس میں لکھا ہے کہ:

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین، میں نور سے مراد حضرت رسول اکرم ہیں اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور اکی ذات پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور ﷺ نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ ذریعہ وسیلہ صراط مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے حالت حیات میں بھی وسیلہ ہے اور بعد وفات بھی وسیلہ ہیں بلکہ آپ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جد امجد عبد المطلب کو قریش مصیبت کے وقت اسی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے (التوسل ص ۳۲) (۵)

تفسیر کبیر میں ہے:

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین، ان المراد بالنور محمد ﷺ وبالکتب القران، (۶)

آپ سے عرض ہے کہ آپ بتائیں کہ یہ عقائد درست ہیں؟ نوٹ: ان حضرات کے عقائد سے حضور ﷺ کی حقیقت نور ثابت ہے جو آدمؑ سے پہلے پیدا ہوئی۔ فقط محمد عالمگیر

جواب: حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کے حوالے سے آپ نے جو اصول نقل کیا

ہے کہ ''شریعت کی معرفت میں سلف پر اعتماد کیا جائے'' یہ بالکل صحیح ہے لیکن آنجناب کا یہ خیال صحیح نہیں کہ راقم الحروف نے نور و بشر کی بحث میں اس اصول سے انحراف کیا ہے میں نے جو کچھ کہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بیک وقت نور بھی ہیں اور بشر بھی، اور یہ کہ آپ ﷺ کے نور اور بشر ہونے میں کوئی منافات نہیں کہ ایک کا اثبات کر کے دوسرے کی نفی کی جائے۔ بلکہ آپ صفت ہدایت اور نورانیت باطن کے اعتبار سے نور مجسم ہیں اور اپنی نوع کے اعتبار سے خالص اور کامل بشر ہیں۔

بشر اور انسان ہونا کوئی عار اور عیب کی چیز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی طرف اس کا انتساب خدانخواستہ معیوب سمجھا جائے، انسانیت و بشریت کو خدا تعالیٰ نے چونکہ ''احسن تقویم'' فرمایا ہے اس لئے بشریت آپ ﷺ کے لئے کمال شرف ہے اور آپ ﷺ کا انسان ہونا انسانیت کے لئے موجب صد عزت وافتخار ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ حضرات سلف صالحین میں سے کسی نے آنحضرت ﷺ کی بشریت کا انکار کر کے آپ کو دائرہ انسانیت سے خارج کیا ہو، بلاشبہ آنحضرت ﷺ اپنی بشریت میں بھی منفرد ہیں اور شرف و منزلت کے اعتبار سے تمام کائنات سے بالاتر اور ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کے مصداق ہیں اس لئے آنحضرت ﷺ کا اکمل البشر، افضل البشر اور سید البشر ہونا ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے کیوں نہ ہو جب کہ خود فرماتے ہیں:

انا سید ولد ادم یوم القیمۃ ولافخر (۷)

''میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا''۔

قرآن کریم نے اگر ایک جگہ (قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین) فرمایا ہے (اگر نور سے آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی مراد لی جائے) تو دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے:

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً. (الاسراء ۹۳)

''آپ فرما دیجئے کہ سبحان اللہ! میں بجز اس کے کہ آدمی ہوں مگر پیغمبر ہوں اور کیا ہوں''۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الھکم الہ واحد (الکھف:۱۱۰)

''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے''۔

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد، افائن مت فھم الخالدون (الانبیاء ۳۴)۔

''اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے بھی کسی بھی بشر کے لئے ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا۔ پھر اگر آپ (ﷺ) کا انتقال ہو جائے تو کیا یہ لوگ دنیا میں ہمیشہ کو رہیں گے؟''۔

قرآن کریم یہ اعلان بھی کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ نوع بشر ہی سے بھیجے گئے:

وماكان لبشر ان يوتيه الله الكتاب والحكمة والنبوة ثم يقول للناس كونوا عباداً لي من دون الله (آل عمران:۷۹)

''اور کسی بشر سے یہ بات نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرمادے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر''۔

وماكان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحي باذنه مايشاء (الشوریٰ:۵۱)

''اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر (تین طریق سے) یا تو الہام سے، یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتے کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے''۔

اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے یہ اعلان بھی کرایا گیا ہے:

قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده۔(ابراھیم:۱۱)

''ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ ہم بھی تمہارے جیسے آدمی ہیں۔لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان فرمادے''۔

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا کہ بشر کی تحقیر سب سے پہلے ابلیس نے کی اور بشر اول حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا:

قال لم اكن لاسجد لبشر خلقته من صلصال من حماٍ مسنون (الحجر:۳۳)

'' کہنے لگا میں ایسا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے سے بنی ہے پیدا کیا ہے''۔

قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ کفار نے ہمیشہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اتباع سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ یہ تو بشر ہیں، کیا ہم بشر کو رسول مان لیں؟

فقالوا ابشراً منا واحدا نتبعه انا اذالفي ضلال وسعر (القمر:۲۴)

''پس کہا: کیا ہم اپنے میں سے ایک آدمی کے کہنے پر چلیں تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں جا پڑیں گے''۔(ترجمہ حضرت لاہوریؒ)

وما منع الناس ان يومنوا اذجاء هم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشر ارسولا قل لو كان في الارض ملائكة يمشون مطمئنين لنزلنا عليهم من السماء ملكا رسولا۔(بنی اسرائیل:۹۴/۹۵)

''اور جس وقت ان لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکی اس وقت ان کو ایمان لانے سے بجز اس کے اور کوئی بات مانع نہ ہوئی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ تعالی نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ فرما دیجئے اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوتے کہ اس پر چلتے بستے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے''۔

ان ارشادات سے واضح ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام انسان اور بشر ہی ہوتے ہیں، گویا کسی نبی کی نبوت پر ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ان کو بشر اور رسول تسلیم کیا جائے اسی لئے تمام اہل سنت کے ہاں رسول کی تعریف یہ کی گئی ہے:

والرسول هو الانسان بعثه الله تعالىٰ الى الخلق لتبليغ الاحكام (٨)

''رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالی اپنے پیغامات اور احکام بندوں تک پہنچانے کے لئے مبعوث فرماتے ہیں''۔

جس طرح قرآن کریم نے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بشریت کا اعلان فرمایا ہے اسی طرح احادیث طیبہ میں آنحضرت ﷺ نے بھی بغیر کسی دغدغہ کے اپنی بشریت کا اعلان فرمایا ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ جہاں یہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا گیا (اگر اس روایت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے) وہاں یہ بھی فرماتے ہیں:

١: اللّٰهم انما انا بشر فاى المسلمين لعنته او سببتُه فاجعله له زكوة واجراً (٩)

''اے اللہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں پس جس مسلمان پر میں نے لعنت کی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو آپ اس کو اس شخص کے لئے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنا دے''۔

٢: عن ابى هريرة رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: اللّٰهم انى اتخذ عندك عهدا لن تخلفنيه فانما انا بشر فاى المومنين اذيته، شتمته، لعنته، جلدته فاجعلها له صلوٰة وزكوة وقربة تقربه بها اليك (١٠)

''اے اللہ! میں آپ کے یہاں سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں آپ اس کے خلاف نہ کیجئے کیونکہ میں بھی ایک انسان ہوں پس جس مومن کو میں نے ایذاء دی ہو، گالی دی ہو، لعنت کی ہو، اس کو مارا ہو، آپ اس کے لئے اس کو رحمت، پاکیزگی بنا دیجئے کہ آپ اس کی وجہ سے اس کو اپنا قرب عطا فرمائیں''۔

٣: اللّٰهم انما محمد (ﷺ) بشر يغضب كما يغضب البشر، الحديث (١١)

''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک انسان ہی ہیں ان کو بھی غصہ آتا ہے جس طرح اور انسانوں کو غصہ آتا ہے''۔

۴:انی اشترطت علی ربی ،فقلت انماانا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر (۱۲)

''میں نے اپنے رب سے ایک شرط کرلی ہے میں نے کہا کہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں میں بھی خوش ہوتا ہوں جس طرح انسان خوش ہوتے ہیں اور غصہ ہوتا ہوں جس طرح دوسرے انسان غصہ ہوتے ہیں''۔

۵:''انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعلبعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ قدصدق واقضی لہ بذالک فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیاخذھا او فلیترکھا۔''(۱۳)

''میں بھی ایک آدمی ہوں اور میرے پاس مقدمہ کے فریق آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض زیادہ زبان آور ہوں پس میں اس کو سچا سمجھ کر اس کے حق میں فیصلہ کردوں، پس جس کے لئے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں وہ محض آگ کا ٹکڑا ہے اب چاہے وہ اسے اٹھالے جائے، اور چاہے چھوڑ جائے۔''

۶:انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی (۱۴)

''میں بھی تم جیسا انسان ہی ہوں میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاددلادیا کرو''۔

۷: انما انا بشر ،اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رایی فانما انا بشر (۱۵)

''میں بھی ایک انسان ہی ہوں جب تم کو دین کی کسی بات کا حکم کروں تو اسے لے لو اور جب تم کو (کسی دنیوی معاملے میں) اپنی رائے سے بطور مشورہ کوئی حکم دوں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں''۔

۸:الاایھا الناس !فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب ....الخ(۱۶)

''سنو!اے لوگو!پس میں بھی ایک انسان ہی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (یہاں سے کوچ کا پیغام لے کر) آئے تو میں اس کو لبیک کہوں''۔

قرآن کریم اور ارشادات نبوی ﷺ سے واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صفت نور کے ساتھ موصوف ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی بشریت کی نفی کردی جائے، نہ ان نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کی بشریت کا انکار ممکن ہے۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ بشریت کوئی عار اور عیب کی چیز نہیں جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی جانب کرنا سوء ادب کا موجب ہو، بشر اور انسان تو اشرف المخلوقات ہے اس لئے بشریت آپ کا کمال ہے، نقص نہیں اور پھر آپ ﷺ اشرف المخلوقات میں سب سے اشرف

افضل ہونا خود انسانیت کے لئے مایہ فخر ہے۔اس لئے آپ کا بشر، انسان اور آدمی ہونا نہ صرف آپ ﷺ کے لئے طرہ افتخار ہے بلکہ آپ کے بشر ہونے سے انسانیت و بشریت رشک ملائکہ ہے"۔(۱۷)

یہی عقیدہ اکابر اور سلف صالحین کا تھا چنانچہ قاضی عیاضؒ " الشفاء بتعریف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم "میں لکھتے ہیں۔

قد قدمنا انه ﷺ وسائر الانبياء والرسل من البشر ،وان جسمه وظاهره خالص للبشر يجوز عليه من الأفات والتغيرات والألام والاسقام وتجرع كاس الحمام ما يجوز على البشر وهذا كله ليس بنقيصة ،لان الشئى انما يسمى ناقصا بالاضافة الى ماهو اتم منه واكمل من نوعه وقد كتب الله تعالى على اهل هذهالدار فيها يحيون وفيها يموتون ومنها يخرجون وخلق جميع البشر بمدرجة الغير ـ(۱۸)

"ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل نوع بشر میں سے ہیں اور آپ ﷺ کا جسم مبارک اور ظاہر خالص بشر کا تھا آپ ﷺ کے جسم اطہر پر وہ تمام آفات وتغیرات اور تکالیف وامراض اور موت کے احوال طاری ہو سکتے تھے جو انسان پر طاری ہوتے ہیں اور یہ تمام امور کوئی نقص اور عیب نہیں، کیونکہ کوئی چیز ناقص اس وقت کہلاتی ہے جبکہ اس کی نوع میں سے کوئی دوسری چیز اتم واکمل ہو، دار دنیا کے رہنے والوں پر اللہ تعالی نے یہ بات مقدر فرمادی کہ وہ زمین میں جئیں گے یہیں مریں گے اور یہیں سے نکالے جائیں گے اور تمام انسانوں کو اللہ تعالی نے تغیر کا محل بنایا ہے"۔

آنحضرت ﷺ کی تکالیف کی چند مثالیں پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وهكذا سائر انبيائه مبتلى ومعافى ،وذلك من تمام حكمته ليظهر شرفهم فى هذه المقامات ،وبين امرهم ويتم كلمته فيهم وليحقق بامتحانهم بشريتهم ،ويرتفع الالتباس من اهل الضعف فيهم لئلا يضلوا بما يظهر من العجائب على ايديهم ضلال النصارى بعيسى بن مريم ......قال بعض المحققين

وھذہ الطواری والتغیرات المذکورۃ انما تختص باجسامھم البشریۃ المقصودۃ منھا مقاومۃ البشر ومعافات بنی ادم ، لمشاکلۃ الجنس ،واما بواطنھم فمنزّھۃ غالبا عن ذلک معصومۃ منہ ،متعلقۃ بالملا الاعلی والملئکۃ لاخذ ھا عنھم وتلقیھا الوحی عنھم (۲۰)

اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کہ وہ تکالیف میں بھی مبتلاء ہوئے اور ان کو عافیت سے بھی نوازا گیا اور یہ حق تعالیٰ کی کمال حکمت تھی تاکہ ان مقامات میں ان حضرات کا شرف ظاہر ہو اور ان کا معاملہ واضح ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کی بات ان کے حق میں پوری ہوجائے اور تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی بشریت کو ثابت کردے ،اور امت کے اہل ضعف کو ان کے بارے میں جو التباس ہوسکتا تھا وہ اٹھ جائے تاکہ ان عجائبات کی وجہ سے جو ان حضرات کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں گمراہ نہ ہوجائیں جس طرح نصاری حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں گمراہ ہوئے۔بعض محققین نے فرمایا ہے کہ یہ عوارض اور تغیرات مذکورہ ان بشری اجسام کے ساتھ مخصوص ہیں جن سے مقصود بشر کی مقاومت اور بنی آدم کی مشقتوں کا برداشت کرنا ہے تاکہ ہم جنسوں کے ساتھ مشاکلت ہو لیکن ان کی ارواح طیبہ ان امور سے متاثر نہیں ہوتیں بلکہ وہ معصوم ومنزہ اور ملا اعلی اور فرشتوں سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ وہ فرشتوں سے علوم اخذ کرتی ہیں اور ان سے وحی کی تلقی کرتی ہیں۔''

الغرض آپ ﷺ کے نور ہونے کے یہ معنی ہر گز نہیں کہ آپ ﷺ بنی نوع انسان میں داخل نہیں۔آپ نے جو حوالے نقل کیے ہیں ان میں آنحضرت ﷺ کے لئے نور کی صفت کا اثبات کیا گیا ہے،مگر اس سے چونکہ آنحضرت ﷺ کی بشریت کا انکار لازم نہیں آتا اس لئے وہ میرے مدعا کے خلاف نہیں اور نہ میرا عقیدہ ان بزرگوں سے الگ ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ''نشر الطیب'' میں سب سے پہلے نور محمدی (علی صاحبہ الصلوات والتسلیمات) کی تخلیق کا بیان فرمایا ہے اور اس کے ذیل میں وہ احادیث نقل کی ہیں جن کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے لیکن حضرتؒ نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح بھی فرمادی

ہے، چنانچہ پہلی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ''مسند عبدالرزاق'' کے حوالے سے یہ نقل کی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے ایک حصہ سے قلم پیدا کیا، دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے حدیث طویل ہے۔

اس کے فائدہ میں لکھتے ہیں:

> ''اس حدیث سے نور محمدی ﷺ کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی ﷺ سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے''۔

اور اس کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''ظاہراً نور محمدی، روح محمدی سے عبارت ہے اور حقیقت روح کی اکثر محققین کے قول پر مادہ سے مجرد ہے اور مجرد کا مادیات کے لئے مادہ ہونا ممکن نہیں پس ظاہراً اس نور کے فیض سے کوئی مادہ بنایا گیا اور اس مادہ سے چار حصے کئے گئے الخ، اور اس مادہ سے پھر کسی مجرد کا بننا اس طرح ممکن ہے کہ وہ مادہ اس کا جزء نہ ہو، بلکہ کسی طریق سے محض اس کا سبب خارج عن الذات ہو۔''

دوسری روایت جس میں فرمایا گیا ہے کہ بے شک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی میں پڑے تھے۔

اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

> اور اس وقت ظاہر ہے آپ ﷺ کا بدن تو بنا ہی نہ تھا تو پھر نبوت کی صفت آپ کی روح کو عطا ہوئی تھی اور نور محمدی اسی روح محمدی کا نام ہے، جیسا اوپر مذکور ہوا۔ (۲۱)

اس سے واضح ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نور محمدی ﷺ سے مراد آنحضرت ﷺ کی پاک اور مقدس روح ہے اور اس فصل میں جتنے احکام ثابت کئے گئے ہیں وہ آپ ﷺ کی روح مقدسہ کے ہیں اور ظاہر ہے کہ آپ کی پاک روح کے اول الخلق ہونے سے آپ کی بشریت کا انکار لازم نہیں آتا، اور حضرت تھانویؒ کی تشریح سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے نور کے خدا تعالیٰ کے نور سے پیدا کئے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ نور محمدی ﷺ نعوذ باللہ نور خداوندی کا کوئی حصہ ہے بلکہ یہ

مطلب ہے کہ نور خداوندی کا فیضان آنحضرت ﷺ کی روح مقدسہ کی تخلیق کا باعث ہوا۔

آپ نے قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی ''امداد السلوک'' کا حوالہ دیا ہے کہ:

احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ سایہ نہیں رکھتے تھے اور ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں''۔

امداد السلوک کا فارسی نسخہ تو میرے سامنے نہیں البتہ اس کا اردو ترجمہ جو حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نے ''ارشاد الملوک'' کے نام سے کیا ہے اس کی متعلقہ عبارت یہ ہے:

> ''آنحضرت ﷺ بھی اولاد آدم ہی میں ہیں مگر آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کو اتنا مطہر بنا لیا تھا کہ نور خالص بن گئے اور حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نور فرمایا اور شہرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے علاوہ ہر جسم کے سایہ ضرور ہوتا ہے''۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے متبعین کو اس قدر تزکیہ اور تصفیہ بخشا کہ وہ بھی نور بن گئے چنانچہ ان کی کرامات وغیرہ کی حکایتوں سے کتابیں پر اور اتنی مشہور ہیں کہ نقل کی حاجت نہیں نیز حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ہمارے حبیب ﷺ پر ایمان لائے ان کا نور ان کے آگے آگے دوڑتا ہوگا اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ یاد کرو اس دن کو جب کہ مومنین کا نور ان کے آگے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا اور منافقین کہیں گے کہ ذرا ٹھہر جاؤ تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ اخذ کریں۔ ان دونوں آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ﷺ کی متابعت سے ایمان اور نور دونوں حاصل ہوتے ہیں''۔ (ص ۱۱۱، ۱۱۵) (۲۲)

اس اقتباس سے چند امور بالکل واضح ہیں:

اول: آنحضرت ﷺ کا اولاد آدم علیہ السلام میں سے ہونا تسلیم کیا گیا ہے اور آدم علیہ السلام کا بشر ہونا قرآن کریم میں منصوص ہے۔

دوم: آنحضرت ﷺ کے لئے جس نورانیت کا اثبات کیا گیا ہے یہ وہ ہے جو تزکیہ و تصفیہ سے حاصل ہوتی ہے اور جس میں آنحضرت ﷺ کا مرتبہ اس قدر اکمل و اعلیٰ تھا کہ آپ نور خالص بن گئے تھے۔

سوم: جسم اطہر کا سایہ نہ ہونے کو متواتر نہیں کہا گیا بلکہ شہرت سے ثابت ہے کہا گیا ہے۔ بہت سی روایات ایسی ہیں کہ زبان زد عام و خاص ہوتی ہیں مگر ان کو تواتر یا اصطلاحی شہرت کا مرتبہ تو کیا حاصل ہوتا خبر آحاد کے

درجہ میں ان کو حدیث صحیح یا قابل قبول ضعیف کا درجہ بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ وہ خالصۃً بے اصل اور موضوع ہوتی ہیں سایہ نہ ہونے کی روایت بھی حد درجہ کمزور ہے یہ روایت مرسل بھی ہے اور ضعیف بھی اس درجہ کی کہ اس کے بعض راویوں پر وضع حدیث کی تہمت ہے (اس کی تفصیل حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کے مضمون میں ہے جو آخر میں بطور تکملہ نقل کر رہا ہوں)۔

چہارم: احادیث کی تصحیح و تنقیح حضرات محدثینؒ کا وظیفہ ہے حضرات صوفیائے کرامؒ کا اکثر و بیشتر معمول یہ ہے کہ وہ بعض ایسی روایات جو عام طور سے مشہور ہوں ان کی تنقیح کے درپے نہیں ہوتے، بلکہ بر تقدیر صحت اس کی توجیہ کر دیتے ہیں یہاں بھی شیخ قطب الدین مکی قدس سرہ نے (جن کے "رسالہ مکیہ" کا ترجمہ حضرت گنگوہیؒ نے کیا ہے) اس مشہور روایت کی یہ توجیہ فرمائی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات عالی پر نورانیت اور تصفیہ کا اس قدر غلبہ تھا کہ بطور معجزہ آپ کا سایہ نہیں تھا بہر حال اگر سایہ نہ ہونے کی روایت کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ بطور معجزہ ہی ہو سکتا ہے گویا غلبہ نورانیت کی بناء پر آپ کے جسم اطہر پر روح کے احکام جاری ہو گئے تھے اور جس طرح روح کا سایہ نہیں ہوتا اسی طرح آپ ﷺ کے جسم اطہر کا بھی سایہ نہیں تھا لیکن اس سے آپ ﷺ کی بشریت کی نفی لازم نہیں آتی ایک تو اس لئے کہ شیخ خود آپ کی بشریت کی تصریح فرما رہے ہیں، ظاہر ہے کہ اس نور کی بشریت سے منافات ہوتو آپ ﷺ کے تمام متبعین کی بشریت کا انکار لازم آئے گا تیسرے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جو آنحضرت ﷺ کے حالات کو سب سے زیادہ جانتی ہیں وہ فرماتی ہیں، کان بشرا من البشر (۲۳) آنحضرت ﷺ بھی انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ سایہ نہ ہونے کی روایت کے بارے میں "فتاوی رشیدیہ" سے اصل سوال و جواب یہاں نقل کرتا ہوں:

"سوال: سایہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پڑتا تھا یا نہیں اور جو ترمذی نے نوادر الاصول میں عبد الملک بن عبد اللہ بن وحید سے انہوں نے ذکوان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں پڑتا تھا سند اس کی صحیح ہے یا ضعیف یا موضوع ارقام فرما دیں۔

جواب: یہ روایت کتب صحاح میں نہیں اور نوادر کی روایت کا بندہ کو حال معلوم نہیں کہ کیسی ہے۔ نوادر الاصول حکیم ترمذی کی ہے نہ ابوعیسی ترمذی کی فقط واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی (۲۴)

اس اقتباس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سایہ نہ ہونے کی روایت حدیث کی متداول کتابوں میں نہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے حوالے سے آپ نے تین باتیں نقل کی ہیں:

۱۔ حضور ﷺ ایک نور ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے، خلقت من نور اللہ، میں اللہ کے نور سے پیدا

ہوا ہوں۔۲: آپ ﷺ نور ہیں آپ کا سایہ نہ تھا۔۳: آپ ﷺ نور ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت ومصلحت کے پیش نظر بصورت انسان ظاہر فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کے نور سے پیدا ہونے اور سایہ نہ ہونے کی تحقیق اوپر عرض کر چکا ہوں البتہ یہاں اتنی بات مزید عرض کر دینا مناسب ہے کہ ''خلقت من نور اللہ'' کے الفاظ سے کوئی حدیث مروی نہیں بمکتوبات شریفہ کے حاشیہ میں اس کی تخریج کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی ''مدارج النبوۃ'' کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے انا من نور اللہ والمومنون من نوری میں اللہ کے نور سے ہوں اور مومن میرے نور سے ہیں مگر ان الفاظ سے بھی کوئی حدیث ذخیرہ احادیث میں نظر سے نہیں گزری، ممکن ہے کہ یہ حضرت جابرؓ کی حدیث (جو نشر الطیب کے حوالے سے گزر چکی ہے) کی روایت بالمعنی ہو بہرحال اگر یہ روایت صحیح ہو تو اس کی شرح ہے جو حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی ''نشر الطیب'' سے نقل کر چکا ہوں۔

سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور اجزاء وحصص سے پاک ہے اس لئے کسی عاقل کو یہ تو وہم بھی نہیں ہوسکتا کہ آنحضرت ﷺ کا نور، نور خداوندی کا جزء اور حصہ ہے پھر اس روایت میں اہل ایمان کی تخلیق آنحضرت ﷺ کے نور سے ذکر کی گئی، اگر جزئیت کا مفہوم لیا جائے تو لازم آئیگا کہ تمام اہل ایمان نور خداوندی کا جزء ہوں اس قسم کی روایت کی عارفانہ تشریح کی جاسکتی ہے، جیسا کہ امام ربانیؒ نے کی ہے، مگر ان پر عقائد کی بنیاد رکھنا اور آنحضرت ﷺ کو نصوص قطعیہ کے علی الرغم نوع انسان سے خارج کر دینا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

تیسری بات جو آپ نے حضرت مجددؒ سے نقل کی ہے اول تو وہ ان دقیق علوم ومعارف میں سے ہے کہ جو عقول متوسطہ سے بالاتر ہیں اور جن کا تعلق علوم مکاشفہ سے ہے، جو حضرات تصفیہ وتزکیہ اور نور باطن کے عالی ترین مقامات پر فائز ہوں وہی ان کے افہام وتفہیم کی صلاحیت رکھتے ہیں، عام لوگ ان دقیق علوم کو سمجھنے سے قاصر ہیں ان لوگوں کو اگر ظاہر شریعت سے کچھ مس ہوگا تو ان اکابر کی شان میں گستاخی کریں گے (جس کا مشاہدہ اس زمانے میں خوب خوب ہو رہا ہے، اور جن لوگوں کو ان اکابر سے عقیدت ہوگی وہ ظاہر شریعت اور نصوص قطعیہ کو پس پشت ڈال کر الحاد وزندقہ کی وادیوں میں بھٹکا کریں گے، فان الجاھل اما مفرِط و اما مفرّط، اس لئے اکابر کی وصیت یہ ہے کہ:

نکتہ ہاں چوں تیغ پولاد است تیز | چوں نداری تو سپر واپس گریز
پیش ایں الماس بے اسپر میا | کز بریدن تیغ را نبود حیا

چہ شبہا نشستم دریں سیر گم | کہ دہشت گرفت آستینم کہ قم
محیط است علم ملک بر بسیط | قیاس تو بروے نہ گردد محیط
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد | نہ فکرت بغور صفاتش رسد

دوسرے، آپ نے حضرت مجددؒ کا حوالہ نقل کرنے میں خاصے اختصار سے کام لیا ہے، جس سے فہم مراد میں التباس پیدا ہوتا ہے، حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تخلیق حق تعالیٰ کے علم اضافی سے ہوئی ہے۔

> ومشہور می گردد کہ علم جملی کہ از صفات اضافیہ گشتہ است نوریست کہ در نشاۃ عنصری بعد از انصباب از اصلاب بارحام متکثرہ بمقتضائے حکم ومصالح بصورت انسانی کہ احسن تقویم ست ظہور نمودہ است ومسمی بہ محمد واحمد شدہ۔ (۲۵)

> اور ایسا نظر آتا ہے کہ علم اجمالی جو کہ صفات اضافیہ میں سے ہو گیا ہے ایک نور ہے جو کہ نشاۃ عنصری میں بہت سی پشتوں اور رحموں میں منتقل ہوا، حکم ومصالح کے تقاضے سے انسانی صورت میں جلوہ گر ہوا اور محمد واحمد کے پاک ناموں سے موسوم ہوا۔

حضرت امام ربانیؒ کے اقتباس سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے۔

۱: آنحضرت ﷺ کی تخلیق حق تعالیٰ کے علم اجمالی سے صفت اضافیہ کے مرتبہ میں ہوئی۔

۲: یہ صفت اضافیہ ایک نور تھا جس کو انسانی قالب عطا کیا گیا۔

۳: چونکہ انسانی صورت سب سے خوبصورت سانچہ ہے اسلئے حکمت خداوندی کا تقاضا ہوا کہ آپ کو انسان اور بشر کی حیثیت سے پیدا کیا جائے، اگر بشری ڈھانچے سے بہتر کوئی اور قالب ہوتا تو آنحضرت ﷺ کو کبھی انسانی شکل میں پیدا نہ کیا جاتا، اس سے واضح ہے کہ حضرت امام ربانیؒ آنحضرت ﷺ کی بشریت کے منکر نہیں، اور نہ وہ نور، بشریت کے منافی ہے جس کا وہ اثبات فرما رہے ہیں۔

آپ نے "رسالہ التوسل" اور "تفسیر کبیر" کے حوالے سے لکھا ہے کہ آیت کریمہ، قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین، میں نور سے آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی مراد ہے اس آیت میں نور کی تفسیر میں تین قول ہیں:

ایک یہ کہ: اس سے آنحضرت ﷺ مراد ہیں۔ دوم یہ کہ: اسلام مراد ہے۔ اور سوم یہ کہ: قرآن کریم مراد ہے، اس قول کو امام رازیؒ نے اس بناء پر کمزور کہا ہے کہ معطوفین میں تغایر ضروری ہے، لیکن یہ دلیل

بہت کمزور ہے، بعض اوقات ایک چیز کی متعدد صفات کو بطور عطف ذکر کر دیا جاتا ہے، چنانچہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے ''بیان القرآن'' میں اسی کو اختیار کیا ہے۔

بہر حال نور سے مراد آنحضرت ﷺ ہوں یا اسلام ہو، یا قرآن کریم، بہر صورت یہاں نور سے نور ہدایت ہے، جس کا واضح قرینہ آیت کا سیاق ہے۔

یھدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ویخرجھم من الظلمت الی النور باذنه ویھدیھم الی صراط مستقیم (المائدۃ:١٦)

اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو، جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں (یعنی جنت میں جانے کے طریقے کہ عقائد واعمال خاصہ ہیں، تعلیم فرماتے ہیں، کیونکہ پوری سلامتی بدنی وروحانی جنت ہی میں نصیب ہوگی) اوران کو اپنی توفیق (اور فضل) سے (کفر ومعصیت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان وطاعت کے) نور کی طرف لے آتے ہیں اوران کو (ہمیشہ) راہ راست پر قائم رکھتے ہیں (بیان القرآن)۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

وتسمیة محمد والاسلام والقرآن بالنور ظاھرۃ لان النور الظاھر ھو الذی یتقوی به البصر علی ادراک الاشیاء الظاھرۃ، والنور الباطن ایضاً ھو الذی تتقوی به البصیرۃ علی ادراک الحقائق والمعقولات۔(٢٦)

آنحضرت ﷺ اور اسلام اور قرآن کو نور فرمانے کی وجہ ظاہر ہے، کیونکہ ظاہری روشنی کے ذریعہ آنکھیں ظاہری اشیاء کو دیکھ پاتی ہیں، اسی طرح نور باطن کے ذریعہ بصیرت حقائق ومعقولات کا ادراک کرتی ہے۔

علامہ نسفیؒ ''تفسیر مدارک'' میں لکھتے ہیں:

''او النور، محمد ﷺ لانه یھتدی به کما یسمی سراجاً۔''(٢٧)

''یا نور سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے ذریعہ ہدایت ملتی ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کو چراغ کہا گیا ہے۔''

قریب قریب یہی مضمون تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر صاوی، روح البیان اور دیگر تفاسیر میں ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں نے لکھا تھا: جس طرح آپ ﷺ اپنی نوع کے اعتبار سے بشر ہیں اسی طرح آپ ﷺ صفت ہدایت کے لحاظ سے ساری انسانیت کے لئے مینارہ نور ہیں، یہی نور

ہے جس کی روشنی میں انسانیت کو خدا تعالیٰ کا راستہ مل سکتا ہے اور جس کی روشنی ابد تک درخشندہ و تابندہ رہے گی، لہٰذا میرے عقیدے میں آپ بیک وقت نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ میری ان تمام معروضات کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بشریت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے اس لئے آنحضرت ﷺ کے لئے نور کی صفت ثابت کرتے ہوئے آپ ﷺ کو انسانیت اور بشریت کے دائرے سے خارج کر دینا ہرگز صحیح نہیں، جس طرح آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کا اعتقاد لازم ہے اسی طرح آپ کی انسانیت و بشریت کا عقیدہ بھی لازم ہے چنانچہ میں "فتاویٰ عالمگیری" کے حوالے سے یہ نقل کر چکا ہوں:

ومن قال لا ادری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان انسیا او جنیا یکفر کذا فی الفصول العمادیة (۲۸)

اور جو شخص یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ انسان تھے یا جن، وہ کافر ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ: محمد یوسف لدھیانوی۔ بینات۔ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بمطابق نومبر ۱۹۸۱ء

حوالہ جات

(۱) عقیدالجید (عربی متن مع اردو ترجمہ) الباب الثالث۔ ص ۵۴۔ ط: محمد سعید اینڈ سنز کراچی

(۲) نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ ۱۰ تا ۱۲۔ ط: انتظامی کانپور فروری ۱۹۵۱ء

(۳) امداد السلوک۔ لم نطلع علی طبع جدید

(۴) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (فارسی) دفتر سوم۔ حصہ نہم۔ مکتوب ۱۰۰۔ مجلد ۲ ص ۷۵۔ ط: ایچ ایم سعید۔ کراچی، ۱۳۲۹ھ وایضا المکتوبات الربانیة (عربی) المکتوب ۵۱۲۔ الی الشیخ نور الحق فی کشف سر محبة یعقوب لیوسف علیھم السلام خاتم حسنة فی بیان الحسن والجمال المحمدیین علی صاحبھما السلام۔ ۳/ ۳۵۱۔ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰۰۴ء

(۵) لم نطلع علی اصل الرسالة۔ (مرتب)

(۶) التفسیر الکبیر للامام الرازی۔ ۳/ ۲۸۳۔ ط: مطبعة خیریة ۱۳۰۸ھ

(۷) مشکوۃ المصابیح۔ باب فضائل سید المرسلین۔ ۵۱۱، ۵۱۳۔ ط: قدیمی ۱۳۶۸ھ

(۸) شرح العقائد النسفیة مع حاشیة الخیالی۔ ص ۳۰۔ ط: مصطفی البابی الحلبی

(۹) الصحیح لمسلم۔ باب من لعنہ النبی ﷺ او سبہ: ۲/ ۳۲۲۔ ط: قدیمی الطبعة الثانیة ۱۳۷۵ھ بمطابق ۱۹۵۶ء

(۱۰) المرجع السابق ۱۔ ۲/ ۳۲۴

(۱۱) نفس المرجع السابق

(۱۲)المرجع السابق

(۱۳) صحیح البخاری - ابواب المظالم والقصاص، باب اثم من خاصم فی باطل وھو یعلمہ -۱/۳۳۲-ط: قدیمی کتب خانہ۔
الصحیح لمسلم - باب بیان ان حکم الحاکم لا لغیر الباطن -۲/۷۴-والفظ لمسلم-ط: قدیمیا الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۷۵ھ
بمطابق ۱۹۵۶ء۔

(۱۴) صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان: ۱/۵۸، ط: قدیمی الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹۶۱ء۔
الصحیح لمسلم - باب سجود السھو فی الصلوۃ -۱/۲۱۲_۲۳۱-۲۳الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹۶۱ء

(۱۵) الصحیح لمسلم - باب وجوب امتثال ما قالہ شرعا.. الخ -۲/-۲۶۴ط:

(۱۶) الصحیح لمسلم - باب من فضائل علی بن ابی طالب -۲/۲۷۹ط: قدیمی۔

(۱۸) اختلاف امت اور صراط مستقیم از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ- دیوبندی بریلوی اختلاف -نور وبشر-۱/۳۹-ط: مکتبہ لدھیانوی

(۱۹) الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی الل ? علیہ وسلم -للامام القاضی عیاض- القسم الثانی فیما یخصھم فی الامور الدنیویۃ-۲/۱۵۸،۱۵۹

(۲۰) المرجع السابق

(۲۱) نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب - ص: ۱۱- الفصول، پہلی فصل، نور محمدی کے بیان میں"۔

(۲۲) ارشاد الملوک ترجمہ امداد السلوک، از حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ، ص ۱۱۴، ۱۱۵ (لم نطلع علی اصل النسخۃ - واللہ اعلم -مرتب)

(۲۳) مشکوۃ المصابیح - باب فی اخلاقہ وشمائلہ ﷺ الفصل الثانی -ص ۲۵۰

(۲۴) فتاوی رشیدیہ - کتاب التفسیر والحدیث -ص ۱۵۲-ط: محمد سعید اینڈ سنز کراچی

(۲۵) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندی - دفتر سوم -مکتوب صدم -۳/۷۵ خاتمہ حسنہ درمیان حسن وجمال -ط: ایچ، ایم سعید کراچی، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۲۹۔

(۲۶) التفسیر الکبیر للامام الرازی -۱۱/۱۹۰-ط: الطبعۃ الثالثۃ ایران۔

(۲۷) تفسیر المدارک للامام ابی البرکات النسفی المتوفی (۷۱۰ھ) -سورۃ المائدۃ: ۱۶-۱/۲۳۶-مکتبۃ رحمانیہ لاھور۔

(۲۸) الفتاوی الھندیۃ - کتاب السیر - الباب التاسع فی احکام المرتدین -مطلب موجبات الکفر انواع -منھا ما یتعلق بالانبیاء -۲/۲۳۶-ط: ماجدیہ کوئٹہ۔ الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء۔ وکذا فی البحر الرائق -لابن نجیم -باب احکام المرتدین -۵/۱۲۱-ط: ایچ ایم سعید۔

تبصرہ کتب

نوٹ: تبصرے کیلئے کم از کم دو کتابوں کا بھیجنا ضروری ہے۔
ادارے کا ہر کتاب کے تمام مندرجات سے کلی طور پر متفق ہونا ضروری نہیں۔

(۱)

نام کتاب: دست وگریبان (رضا خانیوں کی کفر سازیاں)

مؤلف: شیر اہل سنت مولانا ابوایوب قادری صاحب

صفحات: ۳۴۶

ناشر: دار النعیم حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

ملنے کا پتہ: دار النعیم حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

ادارہ نور سنت کراچی

مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی

اس کتاب کے کل پانچ (۵) ابواب ہیں۔ کتاب کے شروع میں عرض مولف بھی بڑا حوالہ جاتی ہے۔ پہلے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ رضا خانیوں نے اپنے مسلک کو ہی غلط قرار دے دیا ہے۔ دوسرے باب میں ہے کہ بریلوی حضرات نے ایک دوسرے کے خلاف فاسق وفاجر ہونے کے فتوے دے دیئے ہیں۔ باب سوم میں بریلویوں کی ایسی عبارتیں بیان کی گئی ہیں جن میں انہوں نے اپنے علماء کی تردید کی اور کفر وارتداد کے فتوے دیئے۔ چوتھے باب میں بریلوی ایک دوسرے کا منہ نوچتے، گریبان پھاڑتے، پگڑیاں اچھالتے نظر آئیں گے۔ اور پانچویں باب میں ان بریلوی علماء کے نام بحوالہ درج ہیں جس پر خود اپنے علماء نے کافر گستاخ ہونے کے فتوے لگادیئے۔

یہ لاجواب کتاب ہر کتب خانے اور لائبریری کی زینت ہے۔ بریلوی مذہب اوران کی تکفیری ذہنیت کو سمجھنے میں یہ کتاب اہم سنگ میل ہے۔ بلاشبہ بریلویت پر اس انداز سے اس سے پہلے کبھی قلم نہیں اٹھایا گیا۔ اللہ تعالی مولف کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(۲)

نام کتاب: گلستان توحید وگلستان رسالت بجواب گلشن توحید ورسالت

مؤلف: شیر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب

صفحات: ۱۵۸ ناشر: ادارہ تحقیقات اہلسنت

ملنے کا پتہ: دارالکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ادارہ نور سنت کراچی۔0312-5860955

اشرف سیالوی رضاخانی کی طرف سے امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''گلدستہ توحید'' کا جواب لکھنے کی کوشش کی گئی اوراس کتاب کا نام رکھا گیا ''گلشن توحید ورسالت''۔شیر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی نے اپنی اس کتاب میں اشرف سیالوی کی خوب خبر لی ہے۔اور سیالوی کی جہالتیں اور بہتان بازیاں بے نقاب کی ہیں۔اور کم علمی میں کئے جانے والے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔فی الحال ادارے نے پہلی جلد ہی کا جواب شائع کیا ہے امید کرتے ہیں کہ دوسری جلد کا جواب بھی جلد سے جلد شائع کردیا جائے گا۔

انشاء اللہ یہ کتاب انصاف پسند بریلوی کیلئے تریاق ثابت ہوگی لیکن قارئین نوٹ فرمالیں کہ پہلی اشاعت ہے اس لئے اس میں جگہ جگہ کمپوزنگ کی غلطیاں ہوگئی ہیں اور ہم نے ان کی نشاندہی ناشر ادارہ کو کردی ہے۔

امید ہے کہ اگلے ایڈیشن میں ان غلطیوں کا ازالہ کردیا جائے گا۔

رد بریلویت پر مندرجہ ذیل کتب دستیاب ہیں

(۱)ہدیہ بریلویت (۲)دست وگریباں (۳) بریلویت پر چار حرف (۴) حسام الحرمین کا تنقیدی جائزہ (۵) فرقہ سیفیہ کا تنقیدی جائزہ (۶) فاضل بریلوی اور شیخ الہند کے ترجمے کا تقابلی جائزہ (۷) گلستان توحید ورسالت

بریلویوں کی مندرجہ ذیل نایاب حوالہ جاتی کتب دستیاب ہیں

(۱) تنقیدات علی مطبوعات (۲) مکتوب ابوداود بنام ابوالبلال (۳) تنقیدات اقتدار (۴) وصایا شریف (۵) کیا پیر نصیر الدین وہابی ہے؟ (۶) تحذیر الناس میری نظر میں (۷) مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری (۸) قہر القادر (۹) الجوابات السنیہ (۱۰) تنویر الحجہ (۱۱) وقعات السنان (۱۲) اتمام حجت (۱۳) ہدایۃ المسلمین (۱۴) احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ (۱۵) تجلیات امام احمد رضا (۱۶) تذکرہ مظہر مسعود (۱۷) فتاوی مظہریہ

کتابیں منگوانے کیلئے رابطہ کریں 03125860955

مرکزِ سربلندیٔ دیوبند — صرف یا اللہ مدد — جرأت مندیٔ غیرت مندیٔ دیوبند

مدارس، اسکول، کالجز، یونیورسٹی کے طلباء کے لیے

پانچ روزہ

تقابلِ ادیان کورس

اس کورس میں علمائے کرام فنِ مناظرہ پڑھائیں گے۔

زیرِ سرپرستی

مناظرِ اہلسنت
حضرت علامہ مولانا **رب نواز حنفی** صاحب دامت برکاتہم عالیہ

زیرِ انتظام:
مفتی نجیب اللہ عمر

بمقام:
جامع مسجد الحبیب
محمدی کالونی سی ون ایریا نزد تین ہٹی پُل،
بالمقابل سی ون ایریا قبرستان،
لیاقت آباد نمبر ۲، کراچی۔

۱۳/ ذی الحجہ سے
۱۷/ ذی الحجہ تک

یعنی عید کے چوتھے دن سے آٹھویں دن تک
وقت: صبح آٹھ بجے سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک

باہر سے آنے والے طلبہ کے لیے قیام و طعام کا انتظام ہوگا، بستر ہمراہ لائیں۔

4-H, 1-D, W-21, 4-J
6, 4-L, X-10, W-11

ایک ایسا کورس جس میں توحید و سنت، تقلید کی اہمیت،
عقائد باطلہ کا رد اور اہلِ سنت کے عقائد کا تعارف بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ

منجانب: انجمن دعوت اہل السنّۃ والجماعۃ